بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

نسخہ نادرہ از تصنیفات ملک الشعرا سرآمد فصحا استاد زمان ثانی لقمان صدر

نکتہ دانان دقیقہ نیوش حضرت مولوی مرزا عبد اللہ بیگ صاحب ہوش مسمی بہ

دیوان ہوش

کہ ہر لفظش بحر مواج فصاحت و بلاغت ست و ہر شعرش

منبع جوش محبت و معرفت باہتمام سید علی حسن مہتمم مطبع نیاز دکن

بمطبع نیاز دکن حیدرآباد بطبع مزین مقبول جہان شد

...ں سنبھال ماں کمال آتم علاو میت اہو لیکر و...

...ا ہے جب ہما الیا لطم رقو 16کا انتقال ام کی

...ن کلدب کروں کلدں للکوں

...ہوں کر اب لو القاب للو لیے لعبوا طیبا اشتیق

...مطلوا ہولیں مرا حال

...ی السر جب سے تمہا دی امانت دکی

...صرف اپنی صورت جب سے کھانیں

...او بے چین اور ... ام ... اب

...آپ لیے شرطلی ہوں مگر مگر افسوس کی

...پاس ... عمر زر ۱۵ ... ہند لیے

...ری سی عاشق ...

...امر ی دل ا ... م چھ کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند عالم و نعت رسول اکرم شفیع الامم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بندۂ حلقہ بگوش مرزا عبد اللہ بیگ ہوش ابن مرزا ہاشم بیگ بن مرزا اللہ یار بیگ ابن مرزا عبد اللہ بیگ خان تعلقدار مغفور باشندہ کشور بلاد و معاذ جمہور مرجع نزدیک و دور مامن اہل اسلام یعنی ملک نظام مقیم چھاؤنی زریدنسی سرفرازی یافتہ لیاقت نامۂ سرکاری مصنف قصائد ہوش و گفتگو نامہ فارسی و افصح الانشا و ترکیب الصرف و انشای ہوش فزا بخدمت شایقان اشعار عاشقانہ و غزل خوانان خوش الحان زمانہ بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہے کہ اس ناچیز کی طبعزاد غزلون کے پرچے جو پراگندہ پڑے تھے کہین بستون مین داخل کہین کتابون مین شامل ہو گئے تھے اون کو ایک جا جمع کر کے نام اس مجموعہ کا دیوان ہوش رکھا گیا تاکہ اس فانی سے جہان مین کوئی یادگار باقی رہے اور باعث دلجمعی آشفتہ حالان روزگار رہے غمزدون کا

دل بہلاے شایقین کا شوق بڑہاے محفل نشاط مین کام آئے ترانہ زبان نغمہ
سنجان ہوجاے خوبان جہان و نازنینان زمان اپنا وصف حسن و جمال اور ناز و ادا
کا حال اس مین جہان پائین خوشی سے مسکرائین پہولے نہ سمائین اور جہان عاشق
غمزدہ کی مصیبتین ملاحظہ فرمائین رحم کہائین عاشق کشی سے باز آئین اب یہان
ایک نکتہ سنانے کا ہے صاحبو مقام غور فرمانے کا ہے کہ یہ اردو غزلین
ردیف وار ہین اسکی ہر ردیف مین دو قسمین آشکار ہین اول رنگین غزلیات کہ
اون مین پابندی استعارات و تشبیہات ہے دوم صاف صاف عام فہم جنمین
معشوقون سے دل لگی کی باتین درج کی گئی ہین اور یہ اکثر گانے کے کام آتی ہین کیونکہ
جو شعراے متبحر دقیقہ گزین بلاغت پسند باریک بین ہین صاف کو کب مانتے ہین سخت
بیمزہ جانتے ہین اس لئے قسم اول اون کے موافق مقصود ہے اور جو اس زمانے کے
صاحب خوش طبع نازک مزاج سلیس کے طلبگار ہین اور دقت و رنگینی سے بیزار و
دست بردار ہین اون کے واسطے قسم دوم موجود ہے۔

رباعی

اشعار ہا ہوش سب کو سنادو تو خوب ہے — گر ہون پسند سیکھو سکھادو تو خوب ہے
بالخیر اوسکا خاتمہ ہونے کے واسطے — لِلّٰہ صدق دل سے دعا دو تو خوب ہے

غزلیات

۱

خلد مین ہے تذکرہ تیرے رخ پرنور کا
ڈہونڈہتے ہین قابض ارواح آکر ہر طرف
دیکہو جا کر سر کشو گور غریبان کی طرف
جسنے دیکہا اسکو حیرت سے یہی کہنے لگا
وہ ہوا کہانے کو نکلے مور پر ہوکر سوار

۱۱

دیکہنے کو دل ترستا ہے صنم ہر حور کا
لاغری سے تن نہین ملتا ترے رنجور کا
ٹہوکرین کہاتا پڑا ہے سر ہر اک مزدور کا
اس جہان مین یہ گذر کیسا ہوا ہی حور کا
ناتوان اتنا ہوا ہے تن ترے رنجور کا

داغِ دل سے ہی خیالِ روئے جاناں برقرار
اشک فرقت پر یہ کہتے ہیں کہ خوب انصاف ہے
ہے کسی تیرِ نگاہِ مست کا اس دل پہ زخم
ماہ رو کہنے سے اُسکا بڑھ گیا آخر غرور
سچ کہا جسنے انا الحق [illegible] صاحب ہو

غیرِ قلقل کب ٹھہرنا ہو سکے کافور کا
دار پر تو ہم چڑھے ہیں اور نام ہو منصور کا
یہ وہ ہیں ہو گا نہ لذت کش کبھی انگور کا
آسمان پر ہے دماغ اب اُس بتِ مغرور کا
حق ہی کہنے سے چڑھا سر دار پر منصور کا

۲

رات کو خورشید نکلا ہے چلو دیکھیں گے ہوش
گیسوؤں میں عکس ہے اُسکے رخِ پُر نور کا

۱۱

آتشیں رخسار دیکھو پُر عرق اُنکا ہوا
ہو گیا صد چاک اپنا دل بتو اچھا ہوا
اُنکی دو چشم و دو لب سے یہ عقدہ وا ہوا
آرہے ہیں زرد رخ پر جیسے قطرے اشک کے
ابر فیضی مشتری سعدی قمر ہے انوری
گرم نالے سے مرے اور اشک و آہِ سرد سے
عالمِ طفلی سے عاشق ہوں کسیکی زلف کا
سروِ گلشن بال و پر رکھتا اگر قمری کیطرح
جلوہ گر افشاں ہے اسکے آتشیں رخسار پر
لائیے تشریف گلگشتِ چمن فرمائیے

ماجرا طرفہ ہے پانی آگ سے پیدا ہوا
لو تمہاری زلفِ پیچاں کیلئے شانا ہوا
ایک شاہیں کا تو ایک سرخاب کا جوڑا ہوا
پھر رہی ہیں دھوپ میں کیوں طفل انکو کیا ہوا
شاعری کا عالمِ بالا میں بھی چرچا ہوا
موسم گرما ہوا بارش ہوئی سرما ہوا
عشقِ پیچاں سے مرا تیار گہوارا ہوا
عاشقِ قد ہو کے آتا آپ تک اڑتا ہوا
کسطرح سیماب ہے یہ آگ پر ٹھہرا ہوا
سینہ داغوں سے ہمارا تختہ پھولوں کا ہوا

۳

ہے دلِ صد چاک میں ہوش آنکی یادِ لعلِ لب
یہ قفس طرفہ ہے نادر لال ہے بیٹھا ہوا

۹

شہرہ نازکی میں وہ دلدار ہو گیا
[illegible] ہوا اسقدر طویل

آنکھیں اٹھا کے دیکھنا دشوار ہو گیا
قاصد اٹھا کے راہ میں بیمار ہو گیا

دکھلاؤن تجکو کونسی الفت کی فرد مین — دفتر تو میرے عشق کا تومار ہوگیا

ازبسکہ لاش میری ہے زخمونمین چورچور — تابوت رشک تختۂ گلزار ہوگیا

جائے رفو نہین ہے مرے دلکی جیب مین — دست جنون سے پارہ یہ سو بار ہوگیا

کب احتیاج ہے مجھے جام شراب کی — دل چشم مست دیکھکے سرشار ہوگیا

نقشہ یہ ہوگیا ہے غم ہجر سے مرا — پہچاننا عزیزون کو دشوار ہوگیا

اللہ رے تیری نازکی پڑتے ہی اک نظر — خاطر پہ نازنین تری کیا بار ہوگیا

۴ — اے ہوش مجکو خواہش مشک ختن نہین — گھر زلف یار کھلتے ہی تاتار ہوگیا — ۵

رخ پہ گیسو کا بکھر کر نہین آنا اچھا — ابر خورشید درخشان پہ نہ چھانا اچھا

چشم کو اپنی دکھادو دل پرداغ مرا — کہ ہے بیمار کو گلشن کا دکھانا اچھا

نہ چھپا رخ کہ نہ آزردہ ہو روح سعدی — یہ گلستان ہی نہین اسکا چھپانا اچھا

چشم مخمور کا اسکی نہ کر اے دل تو خیال — کعبۂ اللہ کو میخانہ بنانا اچھا

۵ — جاہلون کا ہے مربی یہ زمانہ اے ہوش — جان کر اپنے کو نادان بنانا اچھا — ۶

اپنا مکان زمین پہ نہ او سپہر بنا — آنکھونمین دل مین عاشق شیدا کے گھر بنا

ہوتا ہی درد ہاتھونمین گل کے اٹھانے سے — اس نازکی پہ سنگ ترا کیون جگر بنا

تشبیہہ دیکے ہم نے بڑھایا ترا غرور — مرجان نہ لب بنا ہی نہ دندان گہر بنا

ہمسائے میرے نالے سے اتنے ہوئے ہین تنگ — کہتے ہین جا یہان سے کہین اور گھر بنا

تیرے ستم سے چرخ ستمگر بھی تھرتھرائے — ڈرتا ہے فتنہ تجھ سے تو وہ فتنہ گر بنا

جانا ہی تجکو سوئے عدم یہان سے ایکدن — دار فنا مین تو ارے غافل نہ گھر بنا

اے ہوش کیون نہ چرخ سے رکھے تجکو چسخ مین

٩	تقصیر ہے یہی کہ تو صاحب ہنر بنا	٦

زلف سنبل وہ خط رخسار ریحان ہو گیا — چشم نرگس ہو گئی قد سرو بستان ہو گیا
کیون نہ سمجھین بندہ پرور آپکو ہم شاہ حسن — روم رخ تاتار گیسو لب بدخشان ہو گیا
ہی سر مصرع مین حضرت آپکے شاید زمان — قد موزون پر دہان تنگ پنہان ہو گیا
رفتہ رفتہ عرش تک پہنچا مسیحا کا قدم — جلوہ گر دل مین لب جان بخش جانان ہو گیا
مچگیا اک شور دریا سے ہوئی آتش نمود — دیدۂ تر جب ہمارا آتش افشان ہو گیا
ایک دن بھی تو نے آکر کی نہ سیر افسوس ہے — سینہ داغون سے مرا رشک گلستان ہو گیا
چشم تر سے اس برس تو خوب بارش ہو گئی — پیک اچھی ہو گئی ہے غلہ ارزان ہو گیا
حلقۂ ماتم عنادل سے ہوا ہے باغ مین — بین جو مقتول رخ گلگون جانان ہو گیا

٧	جلوہ اوس لب کا حلب کے آئینہ مین ہے عیان **ہوش** دیکھو لعل پتھر سے نمایان ہو گیا	٧

بن گیا شعلہ بھڑک کر دل جو میرا آگ کا — کہتے ہین آتش پرست اسکو ہی کیڑا آگ کا
چشم آتشبار ہی یہان سے نکلجا ناصحا — نوح کا طوفان آ ہی تھا ہمارا آگ کا
تم نہ مارو سنگ تا نکلے نہ رگ رگ سے شرر — بن گیا ہون سوز فرقت سے مین پتلا آگ کا
چشم پرنم مین مری رہکر گیا وہ شعلہ رو — تند گذرا آب کے دریا سے دریا آگ کا
آتش آلودہ جگر سے جو نمایان آہ ہے — ہے عجب آتشکدہ سے نخل نکلا آگ کا
کیون جلاتے دلکو ہو کہتے ہین اہل تجربہ — سوز غم ہے بے نہایت رنج پھوڑا آگ کا

٥	گر دل سوزان نے کھایا داغ کیون حیرت ہی **ہوش** مرغ ہے یہ آگ کا سیکھا ہے کھانا آگ کا	٨

جب خرامان صحن گلشن مین وہ متوالا ہوا — قد پہ قربان سرو اور رخسار پر لالا ہوا
آتے ہین دیکھنے کو حور و غلمان خلد سے — شہرہ تیرے حسن کا تا عالم بالا ہوا

شاعرانہ ہین یہ تشبیہین نہ تو مغرور ہو
کیا سبب ملے عاشقون کو کاٹتی یقین نہین

گل کہان رخ مہرو کب تیرا قد بالا ہوا
سانپ کا جوڑیہ موذی ہے ترا پالا ہوا

۹ کوچے کوچے یادِ لعل آتشین مین اونکے ہوش
دیدۂ خون بار مرجان بیچنے والا ہوا ۵

بت عیار جو ہے رام مرا
سمجھے سب پھر نکل آیا خورشید
مچگیا شور لگی بجنے مین آگ
لام مین لام ہے مدغم یا ہے

اس لئے ہوش ہوا نام مرا
یار تھا شب جو لب بام مرا
جب گیا غسل کو گلفام مرا
قد پر خم تہِ صمصام مرا

۱۰ کچھ تو اے ہوش بتا دو تدبیر
کہ مسخر ہو دلا رام مرا ۵

پایداری کب کرے رنگِ حنا
اُس کا ہر پتا کف افسوس ہے
حسن ظاہر پر ہے کیون اتنا گھمنڈ
ساق بلورین کو مہندی سے بچا

ہے عدم کی سیر آہنگِ حنا
میرے پسجانے مین ہے ننگ حنا
بے بقا ہے شوخی رنگِ حنا
آئینہ پر خوش نہین زنگ حنا

۱۱ ہوش اُس قاتل کو دھوکا کیون نہ دے
خون دل اپنا ہے ہم رنگ حنا ۱۳

اُس چاند سے چہرے کا چھپانا نہین اچھا
کیون دل کو جلاتا ہے ہمارے تو ستمگر
جو دوست ہین بیگانے ہوے جاتے ہین ہم سے
بے رحم ہو مشہور تمہین جانتے ہین ہم
وہ غیرتِ گلشن ابھی سویا ہے چمن مین

ہم عشق کے مارے ہین ستانا نہین اچھا
یہ گھر تو خدا کا ہے جلانا نہین اچھا
دل کس سے لگا مین کہ زمانا نہین اچھا
دل بھول کے بھی تم سے لگانا نہین اچھا
بلبل تجھے یون شور مچانا نہین اچھا

گورے ہین ترے گال نہ لگجاے نظر دیکھ
ہر شام و سحر بام پہ جانا نہین اچھا

ہونے دے ستم اپنے شہیدان جفا کا
اے جان ابھی پان کا کھانا نہین اچھا

اے چشم کہین خلق خدا ڈوب نجائے
یون شام و سحر اشک بہانا نہین اچھا

آئے ہو تو میرے دل پر داغ کو دیکھو
یون سیر چمن چھوڑ کے جانا نہین اچھا

یہ دل بھی تمہاری ہی سکونت کا مکان ہے
یون توڑنا یون اسکو جلانا نہین اچھا

دم لب پہ ہے لِلّٰہ ذرا دیکھ کے جاؤ
اس وقت بھی اےجان نہ آنا نہین اچھا

جاتی ہے اگر جان تو جاے نہین کچھ غم
پر پاس سے میرے ترا جانا نہین اچھا

۱۲ — اے ہوش نشانی مرے دلدار کی ہی یہ
داغون کو کلیجے کے مٹانا نہین اچھا — ۱۱

اب ہم سے نہ کچھ پوچھ صنم حال ہمارا
جادو بھرے دیدون نے ترے ہمکو تو مارا

زورون پہ جوانی ہے نہ کیون ناز کروگے
بچپن مین صنم یہ نتھا انداز تمہارا

اس بوٹے سے قد پر مرے دلدار غضب ہے
وہ بانکی ادا تیری وہ آنکھون کا اشارا

راضی برضا ہون نہ کمی کیجے ستم مین
دم مار نہین سکتا جو الفت کا ہے مارا

قربان حسینان جہان تجھ پہ نہ کیون ہون
چہرہ ہے ترا چاند تو پیشانی ہے تارا

مین کشتہ ہوا ناز و ادا ہی سے تمہاری
بے تیغ کے تم نے تو مجھے جان سے مارا

ہنس ہنس کے اک انداز سے اک ناز و ادا سے
کیا مفت مین دل لیگیا وہ شوخ ہمارا

اس حسن پہ دولت پہ صنم ناز نہین خوب
یوسف ہین کہان اور کدہر آج ہے دارا

وہ ہم سے ملین ایسی کہان اپنی ہے قسمت
تقدیر پلٹ جاے تو چلتا نہین چارا

دکھ اپنا الٰہی کسے ہم جاکے سنائین
مونس نہین غمخوار نہین کوئی ہمارا

۱۳ — خوشلے کے تجھی سے وہ صنم پوچھ رہا ہے
کیا تمکو ملا ہوش جو دل گم تھا تمہارا

وہ اختلاط سابقہ وہ لطف کیا ہوا	تقصیر بھی ہے کچھ جو تو ہم سے جدا ہوا
آفت ہے خود ادا تری اسپر غضب ہے یہ	کانون مین اک ڈہلک سے ہے جھمکا پڑا ہوا
دل دیکھتے ہی سرمہ کی مانند پس گیا	آیا وہ بت جو آنکھون مین سرمہ لگا ہوا
وہ گال گورے گورے کہ قربان جان ہو	آنکھین وہ شوخ جسنے کہ دیکھا فدا ہوا
بیٹھے ہین کس بہار سے دیکھو وہ باغ مین	چوٹی مین تازے پھولون کا گجرہ لگا ہوا
رونق فزا کبھی تو مرے دل مین ہو جناب	مدت سے یہ مکان ہے خالی پڑا ہوا
ناز و ادا سے تونے تو لاکھون کی جان لی	ظالم تجھے ذرا بھی نہ خوف خدا ہوا
لو آئے ہین وہ میری عیادت کیواسطے	بیمار تو ہین عزیز و رہا کیا برا ہوا

۱۴	آتا نظر ہے تو ہی جدہر دیکھتا ہے ہوش آنکھون مین اوسکی نقشہ ہے تیرا جما ہوا	۷

بعد مدت کے ہوا آپ کا آنا جانا	نام جانے کا بس اب منہہ پہ نہ لانا جانا
آنے جانے مین یہان کیا ہی تمہارا نقصان	رات دن کس لئے کرتے ہو بہانا جانا
کچھ تو فرمایئے کیا ہم سے ہوئی ہے تقصیر	کیون ہے موقوف یہان آپ کا آنا جانا
جان جاتی ہے مری لینے ہو جانے کا جو نام	نہ کہو بہر خدا ہر گھڑی جانا جانا
ایک مدت ہوئی تم آئے نہ ایجان یہان تک	دل تڑپتا ہے وہ یاد آتے ہی آنا جانا
کوئی دن وہ تھے کہ ہم تم ہی رہا کرتے تھے	ہو گیا خواب و خیال اب وہ زمانا جانا

۱۵	اندنون بھول گئے ہوش کو اتنا کیون تم یہان تک آنا ہے نہ وہان تک ہے بلانا جانا	۹

وہ شرما کے منہہ پھیرنا یاد ہوگا	وہین پیار لینا مرا یاد ہوگا
مرا تجھ پہ مرنا مرا دل جلانا	تجھے کچھ تو اے بیوفا یاد ہوگا
جھڑکنا ستانا جلانا رولانا	ستم ہم نے کیا کیا سہا یاد ہوگا

ترا روٹھنا اور منانا ہمارا
تجھے کب یہ اے دلربا یاد ہوگا

نہ کھانا نہ سونا ہے تیرے لئے یہان
اُٹھاتا ہون کیا کیا بلا یاد ہوگا

کبھی شرم سے منہ کو اپنے چھپانا
کبھی جان کر روٹھنا یاد ہوگا

سوا داغ کھانے کے الفت مین تیری
بھلا ہمکو کیا پھل ملا یاد ہوگا

اِس الفت کے ماریکو تونے ستمگر
کبھی بھول کر بھی کیا یاد ہوگا

١٦
ترے واسطے ہوش نے سبکو چھوڑا
مگر تجھکو بے رحم کیا یاد ہوگا
٩

جب نقاب اپنے رخ روشن سے وہ سرکائیگا
آسمان سے ہر فرشتہ کھاکے غش گر جائیگا

سرخ گالون پر تمہارے ہی غضب کا جل کا تل
باغ مین گر جاؤ گے تم داغ لالہ کھائیگا

ہون جدائی سے تری رنج والم مین مبتلا
غم کو مین کھاتا ہون اک دن غم مجھے کھاجائیگا

دم لبون پر ہے مرا تم کو نہین مطلق خیال
رحم اب بھی گر نہ آئیگا بھلا کب آئیگا

اشک باری اسقدر اے چشم تر اچھی نہین
آنسوؤن کی سیل سے میرا مکان گرجائیگا

جان جاتی ہے ہماری ہاتھ مین لو تم نہ پھول
ہو بہت نازک صنم پہنچا کہین دکھ جائیگا

ہو گئی دونی حیا سے ناز کی اُس چال کی
اب تو چلنا اے صنم جانون پہ آفت لائیگا

ہجر مین غمگین مجھے وہ دیکھکر کہتے ہین یون
غم نہ کھاؤ وصل کا بھی ایک دن آجائیگا

١٧
لاکھ ڈھونڈیگا نہ پائے گا تو ایسا جان نثار
قتل ناحق ہوش کو کرکے بہت پچھتائیگا
١١

اشک آنکھون سے جب بہا ہوگا
سیکڑون گھر ڈبو دیا ہوگا

ہار گل کا تو اوس نے پہنا ہے
درد شانون مین ہو رہا ہوگا

کم سنی ہی مین ایک آفت ہے
وہ جوانی مین کیا بلا ہوگا

لاشہ کشتے کا آپ کے ایجان
دیکھیے چلکے اوٹھ رہا ہوگا

کوچے اڑ گون سے ہو گئے سن سان
تیرا دیوانہ مر گیا ہو گا

بہہ رہے ہین جو نالے ہر اک سمت
ہیڈرا رنجور رو رہا ہو گا

مسکرائے وہ دیکھکر جو مجھے
دل رقیبون کا جل گیا ہو گا

درد سر اون کو ہے گئی دن سے
قصہ میرا اگر سنا ہو گا

زلف کو دیکھکر ہے ترسان دل
اسکو سمجھا وہ اژدہا ہو گا

پھر رقیب آرہا ہے انکے پاس
مین سمجھا بھا مر گیا ہو گا

۱۸ پوچھتے ہین جو ہوش کیسا ہے
اون کو کچھ رحم آگیا ہو گا

مستزاد

اندلون جلوہ فگن بام پہ دلدار نہین
کیا کرون کہدو ذرا

عقل برجا نہین قابو مین دل زار نہین
دیکھو یہ حال مرا

کسکو دہو دہو کے پلاتے ہو یہ تعویذ بھلا
کسکو دیتے ہو دوا

ان علاجون سے ہو صحت یہ وہ بیمار نہین
غیر ممکن ہی شفا

دیکھکر مجکو چلے جاتے ہو انجان بنے
کیسے تم روٹھے ہوے

جان لیتے ہو تو لو کچھ مجھے انکار نہین
پر کرو بات ذرا

تری الفت مین مجھے جانکی پروا نہی
زندگی تلخ ہوئی

مجھ سا دنیا مین کہین کوئی وفادار نہین
ہو تو بتلا دے بھلا

دیکھکر تجھ کو تو حیران ہوئی عقل مری
حور ہے یا تو پری

کون ہو گا جو ترا طالب دیدار نہین
اے مرے ماہ لقا

سرد آہون کی مرے سینہ مین بہتی ہی ہوا
آکے تم دیکھو ذرا

اسطرح کا تو مکان کوئی ہوادار نہین
ہے عجب روح فزا

ہوشؔ رسوا ہوا برباد ہوا تیرے لیے رحم آیا نہ تجھے
اس قدر جور و جفا اپنے جانباز پہ اے جان سزاوار نہین

۷	ردیف بائے موحدہ	۱۹

لیکے تم دل کو جاتے ہو کیا خوب — اس پہ آنکھین چراتے ہو کیا خوب
دل مرا لے کے ہوتے ہو انجان — پوچھون تو مسکراتے ہو کیا خوب
مر رہے ہین ہزارون لڑ لڑ کر — آنکھین اے جان لڑاتے ہو کیا خوب
لے کے دل کو مرے مکرتے ہو — گیسوؤن مین چھپاتے ہو کیا خوب
لیکے جان چھوٹے غم سے کہتے ہو — ہم پہ احسان جتاتے ہو کیا خوب
حال دل اپنا گر کہون تم سے — چٹکیون مین اوڑاتے ہو کیا خوب

۵	غیر سے تو نہین ہے کچھ پردہ ہوشؔ سے منہہ چھپاتے ہو کیا خوب	۲۰

ردیف بائے فارسی

حضرت دل اُس دہن کا دھیان فرماتے ہین آپ — کچھ تو کہئے ہم سے بھی کیا لامکان جاتے ہین آپ
آپ پر اب ناز برداری مری ثابت ہوئی — مجھکو ناحق قتل کرکے خود ہی پچھتاتے ہین آپ
شور محشر ہر طرف ہوتا ہے برپا اے جناب — ناز سے دامن کشان جب راہ سے جاتے ہین آپ
پاؤن کو مہندی لگانا آنیکا یہ حیلہ ہے — میرے صاحب ایسی باتین کسکو سمجھاتے ہین آپ

۵	ہوشؔ قربان آپ پر دل کو کرے یا جان کو رائے کیا اس باب مین کیا حکم فرماتے ہین آپ	۲۱

ردیف تائے فوقانی

منہ سے سرکا دوپٹہ کیا ہے ٹہرانیکا وقت یون ہو کیتک ہاتھا پائی رات تھوڑی رہگئی سنتے ہین اُس سبز خط کے بوسے لیتا ہی رقیب ہے لحاظ اِس درجہ میرا بزم مین کہتے ہین وہ	باتین کرنے کا ہی موقع ہان ہی کھانیکا وقت لب پہ لب رکھکر ہے جانان ابتو سو جانیکا وقت حضرت دل زہر کھا کر اب ہے مرجانیکا وقت صاحبو ہشیار ہو ہے ہوش کے آنیکا وقت

۲۲	یہہ زمانہ ہے سراسر دشمن اہل تمیز ہوش اب ہے جانکر نادان بنجانیکا وقت	۵

در بوستان وہر بقای بہار نیست گلگشت باغ کردہ دیدم بہر طرف تشبیہ شاعرانہ غرورت دوچند کرد بسیار دیدہ ام گل و لالہ بباغہا	ای وای بلبلی کہ ہوا دار یار نیست یک لالہ برنگ دل داغدار نیست خط تو مور نیست ہم آن نیز الف ما رنیست ہر رنگ عارض تو یکی از ہزار نیست

۲۳	ہر جا کہ راحت است بود رنج ہا ہم ضرور آن می ندید ہوش کہ بعدش خمار نیست	۵

ردیف تای ہندی

اونکو ہے کم کہتے ہین اتنا بھی بھلا جھوٹ اندیشہ مجھے ہے کہین رجعت نہ تجھے ہو دل بھول کے بھی تجھسے لگا ینگے نہین ہم مین حور تہین کہتا ہون جلوہ تو دکھا دو	یون دیدہ و دانستہ نہ بلوای خدا جھوٹ دل لیکے قسم اے بت گمراہ نکھا جھوٹ ہے او بت عیار تری مہر و وفا جھوٹ تا سب کو ہو معلوم کہ سچ کہتا ہون یا جھوٹ

۲۴	سُن سُنکے مرا حال وہ فرماتے ہین ہنسکر حق پوچھو تو اے ہوش یہ قصہ ہی ترا جھوٹ	۵

ردیف ثاے مثلثہ

نازنینوں کا یہ سب ناز اوٹھانا ہے عبث	بیوفا ہوتے ہین دل ان سے لگانا ہی عبث
جان دینے کے سوا اور نہ حاصل ہوگا	کوچہ مین اوس بت عیار کے جانا ہی عبث
صاحبو شہر خموشان ہی مین رہنا ہوگا	یہان تو رہنے کو مکانون کا بنانا ہے عبث
گوش تک اونکے نہ پہنچا یگا ان کو کوئی	سلک گوہر کی طرح اشک بہانا ہی عبث

۲۵	رحم آتا ہے بھلا سنگدلون کو بھی کہین حال پُر درد او نہین ہوش سنانا ہی عبث	۷

ردیف جیم تازی

رخ چشم زلف یار ہین بحر و حباب و موج	گر سیر دل فگار ہین بحر و حباب و موج
زنجیر پا مین اشک ہین تبخالون مین موے	پر ہم سے یادگار ہین بحر و حباب و موج
چشم پُر اشک و آبلہ و دود آہ سرد	گر سیر او نگار ہین بحر و حباب و موج
حسن ملیح و غبغب و چین جبین ہین خوب	یون تو دو صد ہزار ہین بحر و حباب و موج
دریا مین سیر باغ ہے خوبی سرشک سے	ہان رشک لالہ زار ہین بحر و حباب و موج
بہلا تو دل کو جیحل لب دریا پہ آج یاں	رکھتے عجب بہار ہین بحر و حباب و موج

۲۶	اِک دلکش ایک مضطرب اک نعرہ زن ہے ہوش غم سے فگار ہین بحر و حباب و موج	۵

ردیف جیم فارسی

کیون کھینچے ہو میان سے تلوار کھینچ	کیا ہم سے خطا ہوگئی دلدار کھینچ

دل لیگئے مرا تم نے کیا زلف کا پابند
دل اپنا اگر کوئی حسین مانگے تو دیدون
دل لیکے مرا تم نے کہان اوسکو چھپایا

دلداری یہی ہوتی ہے دلدار کہو سچ
تمکو تو مرا دل نہین درکار کہو سچ
ہے تم کو قسم دلبر عیار کہو سچ

۲۷	شعرون کے تئے سننے کا تو نہین شوق رقیبو کچھ ہوش کے بھی سنتے ہین اشعار کہو سچ	۷

ردیف حاے حطی

دیکھنے سے تجھکو اے جان تقویت پاتی ہی روح
تم ہوا کھانے جو پھرتے ہو رقیبون کو لئے
ہجر مین اون کے پڑا رہتا ہون مردے کیطرح
شوخ آنکھون پر تری نورانی چہرے پر تری
ہین ہمین غم کے اوٹھاتے ہین پہاڑونکے پہاڑ
ہاے سچ ہے یہ حسن ظاہر حسن باطن چاہیئے

تیرے جاتے ہی مرے تن سے نکلجاتی ہی روح
داغ کھاتا ہی یہان دل اور غم کھاتی ہے روح
وہ جو آجاتے ہین میرے تن مین آجاتی ہے روح
کیا لبِ تر ہے حور کی قربان ہوجاتی ہی روح
دیکھ کر جسکو صنم رستم کی تھراتی ہی روح
پوچھتا ہے کون تن کو جب نکلجاتی ہی روح

۲۸	ہوش کی تربت پہ آو چادر گل کو چڑھاؤ کشتۂ عارض ہے کب سے اوسکی چلاتی ہی روح	۵

ردیف خای معجمہ

دیدہ ہے شوخ تو ادا ہے شوخ
اوسکی آنکھون سے شوخی ظاہر ہے
تو تو خود شوخ اسپہ اور غضب
پھر رہا ہے گلی گلی دن رات

سر سے پا تک وہ اک بلا ہی شوخ
کہے دیتی ہے یہ بڑا ہے شوخ
رنگ تیرے دوپٹہ کا ہے شوخ
طفل اشک اپنا ہوگیا ہے شوخ

٢٩	ہوش بجلی کا وہ ہے اک ٹکڑا ہمکو دلبر بھی کیا ملا ہے شوخ	٧

ردیف دال مہملہ

ارغوان کے گرد سبزا یا ہے خط عارض کی گرد		گرد لالہ ہے بنفشا یا ہے خط عارض کے گرد
گرد ابرو ہے عرق یا انجم اطراف ہلال		ماہ کے اطراف ہالا یا ہے خط عارض کی گرد
دامن شب ہر طرف جیب سحر کے یا ہے اب		گرد خور جلوہ کرن کا یا ہے خط عارض کی گرد
دیکھ کر کہتے ہیں سب سرخی کے سبزی آتش پاس		سبزکاہ اطراف شعلا یا ہے خط عارض کی گرد
اوس ہے اطراف نرگس یا ہے افشان گرد چشم		سنبل اطراف شقیقا یا ہے خط عارض کی گرد
جلوہ گر اطراف حور روضۂ رضوان کے یار		سبزہ دامن گل ہے گھیرا یا ہے خط عارض کی گرد

	گرد گل کے سبز پتون کی بہار اے ہوش ہے یا ہیں مور اطراف روضا یا ہے خط عارض کی گرد	٧

زر بکف نیست کہ زر باید داد		قیمت عشق تو سر باید داد
موے باریک وجودے دارد		باچہ تشبیہ کمر باید داد
رونمائی طلبد دلبر من		جاے زر داغ جگر باید داد
واصف حسن بناگوش ترا		حاصل کان گہر باید داد
عزت اہل ہنر گفت کہ جان		درسر کسب ہنر باید داد
نکنی رحم بحال زارم		دل بجانان دگر باید داد

٣١	ہست مداح لب شیرینش ہوش را قند وشکر باید داد	٥

ناخن تدبیر من ابروے خمداری نشد	از پریشان زلف او جمعیتم باری نشد

از نمود خط ندارد آفتی رخسار او
موجب آسایشی بارگران کی میشود
مرحبا بر مردمی ترک چشمش مرحبا

این گل خلد است در اطراف و خاری نشد
سرمہ سنگین علاج چشم بیماری نشد
با صف مژگان خود سرگرم پیکاری نشد

۵	خوش بیا و کن تماشاے دل پر داغ ہوش مدتی شد ای دلآرا اسیر گلزاری نشد	۳۲

ردیف دال ہندی

ہے بہت منعم کو اپنے مال و دولت کا گھمنڈ
زاہدون کو چشم فتان اپنی تم دکھلا تو دو
کیا خدا کو منہ دکھاوگے قیامت مین کہو
حور و جنت کیلیے تو ہو رہی ہے بندگی

موت آتے ہی نکل جائیگا حضرت کا گھمنڈ
دیکھ لین گے اونکی سب زہد و عبادت کا گھمنڈ
حاکمو تمکو ہے کیون اتنا حکومت کا گھمنڈ
ایسی نیت پر ہے عابد کو عبادت کا گھمنڈ

۵	ہو گئے وہ آشنا سب اندنون نا آشنا جن پہ تھا اے ہوش ہمکو مہر و الفت کا گھمنڈ	۳۳

ردیف ذال معجمہ

لکھکے اُس چشم کی اوصاف جو بھیجا کاغذ
دل جلانے کو اوڑاتے ہین بنا کر وہ پتنگ
خط مرا دیکھ کے قاصد سے وہ فرمانے لگے
پھلجھڑی اوسکی بنی اور وہین چھٹنے لگی

اپنے آنکھون پہ رکھا اور سینے وہ میرا کاغذ
ہین نئے حال اپنا جو لکھکر اونہین بھیجا کاغذ
پھینکدے اسکو یہ لایا ہے کہان کا کاغذ
اونکے ہاتھون مین پہنچتے ہی ہمارا کاغذ

اونکی تصویر کھچی جسپہ ہوای ہوش چھپا
کر اوڑا لے نہ پری کوئی وہ تیرا کاغذ

٢٩ — ہوش بجلی کا وہ ہے اک ٹکڑا
ہمکو دلبر بھی کیا ملا ہے شوخ — ٧

ردیف دال مہملہ

ارغوان کے گرد سبزا یا ہے خط عارض کے گرد
گرد ابرو ہے عرق یا نجم اطراف ہلال
دامن شب ہر طرف جیب سحر کے یا ہی اب
دیکھ کر کہتے ہین سب سرخی کے سبزی آتش پاس
اگس ہے اطراف نرگس یا ہی افشان گرد چشم
جا بجا وہ گرد اطراف حور روضۂ رضوان کے یار

گرد لالہ ہی بنفشا یا ہے خط عارض کے گرد
ماہ کے اطراف ہالا یا ہے خط عارض کی گرد
گرد خور جلوہ کرن کا یا ہے خط عارض کی گرد
سبزکاہ اطراف شعلا یا ہے خط عارض کی گرد
سنبل اطراف شقیقا یا ہے خط عارض کی گرد
سبز دامن گل ہے گھیرا یا ہے خط عارض کی گرد

گرد گل کے سبز پتون کی بہار اے ہوش ہی
یا ہین مور اطراف روضا یا ہے خط عارض کی گرد — ٧

زر بکف نیست کہ زر باید داد
موے باریک وجودے دارد
رونمای طلبد دلبر من
واصف حسن بنا گوش ترا
عزت اہل ہنر گفت کہ جان
نکنی رحم بحال زارم

قیمت عشق تو سر باید داد
باچہ تشبیہ کمر باید داد
جاے زر داغ جگر باید داد
حاصل کان گہر باید داد
در سر کسب ہنر باید داد
دل بجانان دگر باید داد

٣١ — ہست مداح لب شیرینش
ہوش را قند و شکر باید داد — ٥

ناشس تہ جیہ من ابروے خمداری نشد
از پریشان زلف او جمعیتم باری نشد

از نمود خط ندارد آفتی رخسار او
این گل خلد است در اطراف وخاری نشد

موجب آسایشی بارگران کے میشود
سرمۂ سنگین علاج چشم بیماری نشد

مرحبا بر مروتی ترک چشمش مرحبا
با صف مژگان خود سرگرم بیکاری نشد

٣٢ — خوش بیاؤ کن تماشاے دل پر داغ ہوش
مدتی شد ای دلآرا اسیر گلزاری نشد — ٥

ردیف دال ہندی

ہے بہت منعم کو اپنے مال و دولت کا گھمنڈ
موت آتے ہی نکل جائیگا حضرت کا گھمنڈ

زاہدون کو چشم فتان اپنی تم دکھلا تو دو
دیکھ لین گے اونکی سب زہد و عبادت کا گھمنڈ

کیا خدا کو منہ دکھاؤ گے قیامت مین کہو
حاکمو تمکو ہے کیون اتنا حکومت کا گھمنڈ

حور و جنت کیلیے تو ہو رہی ہے بندگی
ایسی نیت پر ہے عابد کو عبادت کا گھمنڈ

٣٣ — ہو گئے وہ آشنا سب اندلون نا آشنا
جن پہ تھا اے ہوش ہمکو مہر و الفت کا گھمنڈ — ٥

ردیف ذال معجمہ

لکھکے اُس چشم کی اوصاف جو بھیجا کاغذ
اپنے آنکھون پہ رکھا اور سینے وہ میرا کاغذ

دل جلانے کو اوڑاتے ہین بنا کر وہ پتنگ
ہین نئے حال اپنا جو لکھکر اونہین بھیجا کاغذ

خط مرا دیکھ کے قاصد سے وہ فرمانے لگے
پھینکدے اسکو یہ لایا ہے کہان کا کاغذ

پھلجھڑی اوسکی بنی اور وہین چھٹنے لگی
اونکے ہاتھون مین پہنچتے ہی ہمارا کاغذ

اونکی تصویر بھی جیسے ہوا ای ہوش چھپا
کر اوڑا لے نہ پری کوئی وہ تیرا کاغذ

۱۵	ردیف راے مهمله	۳۴

آسمانی بھی بلاگردان ہین اُس دلدار پر
جلوہ افگن اشک ہے مژگانِ چشم زار پر
جب پسینا تار بنکر وہان بہار خسار پر
عکس عارض آپ کا ہے طرۂ طرار پر
رکھ دو تبرگشتۂ ابرو و لعل یار پر
عکس ابرو ہے سیکاروے پُر انوار پر
ہین نظر آتا نہین وہ اسلیے بیٹھے ہین پاس
گر کسی نے پارہ قائم آگ پر دیکھا نہو
وہان نزاکت سی تو یہان بھی ناتوانی سی ہے گم
کیون نہ ہو بادام تیری آنکھ پھوڑین سنگ سے
سورۂ اخلاص کے بدلے ہین پڑھتے والضحیٰ
لخت دل اپنے گرے کچھ سادہ ہین کچھ داغدار
وائے قسمت یہ دل صد چاک بے بہرہ رہے
اُس سنہری رنگ پر جو سبز خط ہی ای نگار

کہکشان قد پر ہلال ابرو پہ مہ رخسار پر
کس طرح ٹھری ہے شبنم یاالٰہی خار پر
کہکشان نے برچھی تانی مہر پُر انوار پر
ہے چڑہائی اہل دین کی لشکرِ کفار پر
زاغ کے سرخاب کے دو دو ملا کر چار پر
تیغہ کھینچا آہ کس کافر نے ہے دیندار پر
ناتوانی کا بہت احسان مجھ بیمار پر
دیکھ لے آکر عرق اُس آتشین رخسار پر
اُنکو حیرت ہے کمر پر مجھکو جسمِ زار پر
ہے نگاہ ہمسری تجکو تو چشم یار پر
فاتحہ کے وقت قبر کشتۂ رخسار پر
گل نہین گلزار مین لالہ نہین کہسار پر
جلوہ گر پھولون کا طرہ ہو تری دستار پر
کیا خط ریحان لکھا ہے وصلی زردار پر

۷	یاد کرنا اشکباری سینہ چاکی ہوش کی گر نگہہ پڑجاے شبنم پر گل گلزار پر	۳۵

منظور نہین برق پُر انوار کی تلوار
لاکھون ہوے مقتول مگر او سپہ نہین خون
گلگشت چمن تیرے سوا آفت جان ہے

بس قتل کو میرے ہے لب یار کی تلوار
نادر ہے تری ابروے خمدار کی تلوار
بنجاتی ہے وہان شاخ ہر اشجار کی تلوار

اوس شوخ سخن سنج کی ابرو کو لہو لوگ لکھ لوح پہ تربت کی کوئی بیت دل افگار ہو تلملے فقط جنبش ابرو سے جہان قتل		مصرع کا تو مصرع ہے یہ تلوار کی تلوار یاد آتی ہے مجکو تری دو دہار کی ادا اعجاز دکھاتی ہے مرے یار کی تلوار
٣٦	مصرع یہ مرے قتل کے مضمون کا ہوا طرح اے **ہوش** نہین قاتل خونخوار کی تلوار	٥
ہے دکھانی باغ مین نیرنگیان اکثر بہار کیا پڑے ہین قطرہ شبنم چمن کے صحن مین آج میرا گلبدن آتا ہے شاید بلبلو کرتی ہین نظارے حورین جا نکر جنت سے اوسے		یہ طلسم تازہ ہے یا کوئی جادوگر بہار آسمان سے لائے گویا خاک پر اختر بہار کرتی ہے فرش زمرد باغ مین اکثر بہار ہے وہ تیرے گلشن عارض کی اے دلبر بہار
٣٧	صانع قدرت کی دیکھو صنعتین گلزار مین معرفت کا لائی ہے اے **ہوش** اک دفتر بہار	٥
ہین جتنے ہم وفاداری مین مشہور نہ رہ اے دل تو ان چشمونکی دُھن مین وہان ہے اونکی شہرت سرکشی مین بٹھالین ہم انہین آنکھون مین اپنی		وہ ہین اوتنے جفاکاری مین مشہور کہ ہو جائیگا میخواری مین مشہور یہان ہم ہین نگونساری مین مشہور وہ ہین ہم ناز برداری مین مشہور
٣٨	لگاؤ دل نہ اوس سے **ہوش** صاحب ہے وہ فتان عیاری مین مشہور	٥
	ردیف رای ہندی	
جان کو تو جلایا مرے دل کو نہ جلا چھوڑ کیا منہ مین دکھاؤنگا قیامت مین خدا کو		ظالم یہ گھر اللہ کا ہے اسکو تو بھلا چھوڑ دل میرا لیا خیر یہ ایمان تو مرا چھوڑ

وہ دیکھ کے بولے دل بیمار کو میرے
ہے روز جزا کی بھی خبر یا نہیں او بت

تفریح کی خاطر اسے گلشن مین ذرا چھوڑ
کیون مست ہی گر خوف خدا جور و جفا چھوڑ

٣٩

کوچہ مین مرے ہاتھ لگے وہ تو یہ بولے
دیکھے گا کوئی ہوش دوپٹہ تو مرا چھوڑ

٧

ردیف زاے معجمہ

ہمارے گھر جو وہ تشریف لائین گے اک روز
فلک سے مہر یہ غش کھا کے گر نجائے گا
ہو سنگدل مگر اسیر بھی رو ہی دوگے تم
پری کو ناچ نچا دینگے آپ تو بیشک
ہے زور و شور نہایت ہمارے نالونکا
کہان وہ آتے ہین گو روز وعدہ ہوتا ہے

رقیب جتنے ہین کیا مر نجائینگے اک روز
نقاب چہرے سے جو وہ اوٹھائینگے اک روز
جو سرگذشت ہم اپنی سنائینگے اک روز
جو جلوہ حسن کا اپنے دکھائینگے اک روز
یہ آسمانون کو آخر گرائینگے اک روز
مگر جنازہ اوٹھانے کو آئینگے اک روز

٤٠

نہ گھور اونکے تو قامت کو ہر گھڑی اے ہوش
خفا وہ ہون گے تو سولی چڑھائینگے اک روز

٥

ردیف سین مہملہ

جان لینے کی ہوس ہے دل اوڑانے کی ہوس
زلف مین پھنس جائیگا اے دل نہو مفتون کاکل
اے دل ناداں وہان سے پھر نہ جیتا آئیگا
اہل دنیا کو ہے زاد آخرت کی فکر کب

اس بت عیار کو ہے اک زمانے کی ہوس
مرغ کو کر دے اسیر دام دانے کی ہوس
کیون ہی تجکو کوچہ قاتل مین جانے کی ہوس
انکو ہے بس مال و زر کے ہاتھ آنے کی ہوس

فی الحقیقت گور جب ہے خانہ اصلی تو ہوش

۴۱	لغو ہے یہ سب عبارت کے بنانے کی ہوس	۹

ردیف شین معجمہ

ہے سرو کی نہ گل کی نہ گلزار کی تلاش
اونکے ہے قد کی گوش کی رخسار کی تلاش

اے دل نکر تو زلف ستمگار کی تلاش
سودائی جانتا ہے جسے مار کی تلاش

ابرو کی تیغ کیا نہین کافی ہے قتل کو
پھر کسلیے ہے آپ کو تلوار کی تلاش

گم ہو گیا ہے سوزن بے رشتہ کیطرح
بیحد پڑی ہے مجھکو تن زار کی تلاش

اومہر کسکو اپنی دکھاتا ہے روشنی
رہتی ہے مجھکو عارض دلدار کی تلاش

اے دل ہے تجھکو ابرو و گیسو کی جستجو
بچھو کی کیون تلاش ہے کیون مار کی تلاش

قد خم ہوا ہے اشک مسلسل نکل پڑے
اس چنگ کیلیے ہے مجھے تار کی تلاش

اوس زلف عنبرین کا ہون سودائی جبسے مین
رہتی ہے مجھکو خانہ عطار کی تلاش

۴۲	اے ہوش فیض ہے یہ جناب شہید کا کرتے ہین نکتہ ور ترے اشعار کی تلاش	۵

ردیف صاد مہملہ

کیسی صاحب یہ گھلاوٹ یہ کہان کا اخلاص
گورے ہوجاتے ہو دل لیکے یہ کیسا اخلاص

اپنی زلفون مین تجھے وہ تو پھنساہی دینگے
دیکھ ایدل نہ بڑھا اون سے تو اپنا اخلاص

سب متاع دل و دین لوٹ لیا ہے اوسنے
اب تو جان لینے کے درپے ہے تمہارا اخلاص

دل کو لیتے ہی مرے ہو گئے گورے واللہ
واہ قبلہ یہی الفت تھی یہی تھا اخلاص

۴۳	مین نے کی خواہش دیدار تو ہنسکر بولے ہوش صاحب یہ وہین رہنے دو اپنا اخلاص	۵

ردیف ضاد معجمہ

شید اکو آپکے ہے زمانے سے کیا غرض
عیش جہان سے گانے بجانیسے کیا غرض

ہے دل مین اونکے غیرونسے ہمکو لڑائیے
یون ورنہ اونکو آنکھہ لڑائیے سے کیا غرض

کہتے ہین وہ مجھے ہو اگر رازدار عشق
پھر یون ہے تمکو اشک بہانے سے کیا غرض

پروا اگر ہماری نہین ہے او نہین نہو
ہمکو بھی اون کا ناز اوٹھانے سے کیا غرض

۴۴	نقشہ ہے اونکا آنکھون مین اپنی جما ہوا اب ہوش اونکو دیکھنے جانے سے کیا غرض	۵

ردیف طاء مہملہ

ہم نے پر درد وہ لکھا تھا خط
اوس نے بھی رو دیا جو دیکھا خط

عشق کا راز ہو نہ جاے فاش
نہ دکھا غیر کو ہمارا خط

کیا لکھا تو نے اوسمین عاشق کو
دیکھہ کر رو رہا ہے تیرا خط

درد دو دِن تھا ہاتھہ مین اُسکے
جب اوٹھایا دو حرفی میرا خط

۴۵	شکر ہے وہ عدو سے لڑتے ہین تو نے کیون ہوش کا یہ پھاڑا خط	۵

ردیف ظاء معجمہ

ہے پیچ و تاب مین زلفِ دوتا خدا حافظ
یہ سر پہ لاتی ہے کیا کیا بلا خدا حافظ

ہمارے دل کو وہ لیتے ہی بن گیا گورا
سلام کرکے یہ کہنے لگا خدا حافظ

دکھارہا ہے جمال اپنا وہ بت عیار
ہے زاہدون کے اب ایمان کا خدا حافظ

لگی ہین سقف سے آنکھین ہی نبض ساقط آج ‏ | ‏ تمہاری چشم کے بیمار کا خدا حافظ

۴۶	ہون کے قامت رعنا سے ہوش عالم مین ہوئی ہے ایک قیامت بپا خدا حافظ	۵

ردیف عین مہملہ

وہان ہے اگر قامت یار مصرع ‏ | ‏ یہان بھی ہے آہ دل افگار مصرع

ہوا شعر گوئی مین ممتاز قاتل ‏ | ‏ وہ شاعر ہے اور اوسکی تلوار مصرع

عجب کیا ہے کٹجاے دشمن جو اوسکے ‏ | ‏ ہمارا ہے شمشیر خونخوار مصرع

جو تیغی کشم سر بنہ پیش پایم ‏ | ‏ یہی وہ سناتا ہے ہر بار مصرع

۴۷	نظر کر خدا کی تو صنعت بہ اے ہوش کہ کیا خوب ہے سرو گلزار مصرع	۷

ردیف غین معجمہ

جہان مین دیکھ لئے ہم نے پھر کے صدہا باغ ‏ | ‏ مگر کہین دل پر داغ سا نہ دیکھا باغ

قضا کے آتے ہی سب چھوڑ جاؤگے تنہا ‏ | ‏ کہان کا مال کہان کا مکان کہان کا باغ

قریب رخ رکھو گیسو مین یہ دل پر داغ ‏ | ‏ تمہارے باغ سے ملحق رہے ہمارا باغ

کبھی تو اس جگر داغدار کو دیکھو ‏ | ‏ جناب ہے یہ عجب قابل تماشا باغ

دکھاؤ چہرۂ زیبا کہ ہوئے صحت ‏ | ‏ دکھاتے ہو دل زار و نزار کو کیا باغ

نہ تو مرے دل پر داغ کا تم اب سے نام ‏ | ‏ یہ جبر کیسا ہے کیون چھینتے ہو میرا باغ

۴۸	الٰہی شکر وہ کہتا ہے ہوش سے گلرو ہمارے ساتھ چلو دیکھلو ہمارا باغ	۷

ردیف فا

کردے گناہ خلق ہزارون خدا معاف — تم سے مگر کبھی نہ ہو اک خطا معاف

ہونا نکو ہی اوس سے مزاحم کسی طرح — خون اپنا اوسکو ہم نے عزیزو کیا معاف

دیکھا جو رخ گھڑا مجھے کرتے ہو دھوپ مین — کہتے ہو یہ قصور نہ ہوگا ترا معاف

تم ابتو بات بات مین دیتے ہو گالیان — پہلے تو خو تمہاری نہ تھی یون خطا معاف

کہتے ہین مار مار کے شیداے زلف کو — تیرا قصور ہوگا نہ اے بیحیا معاف

یون تیغ بے دریغ جو مجھ پر اٹھاتے ہو — کیا تمکو ہے خدا سے یہ جور و جفا معاف

۴۹ | اتنا ہے کس لئے تو ہراسان و غمزدہ — کردیگا ہوش تیرے گنہ سب خدا معاف | ۷

ہجر مین بیتاب ہے دل اکطرف جان اکطرف — وہ ہے گریان اکطرف تو یہ ہے نالان اکطرف

خون بخشانے کو میرے اک ہجوم خلق ہے — سب بنت اکطرف وہ شوخ فتان اکطرف

تھک گئے کرکے مداوا اس دل بیمار کا — اب اطبا بیٹھے ہین ہوکر پشیمان اکطرف

اس دلِ پر داغ کو اوس نے کیا ہے چاک چاک — لو پڑی ہے پرزے ہوکر اب گلستان اکطرف

دیکھکر بے طور حالت اِس دل بیمار کی — وہ ہین حیران اکطرف ہم ہین پریشان اکطرف

لاشہ اوٹھتا ہے کسیکا اک عالم ہے کھڑا — جلوہ فرما وہ بھی ہے سفاکِ دوران اکطرف

۵۰ | کشمکش مین دل پڑا ہے کھینچتے ہین اوسکو ہوش — چشم فتان اکطرف گیسوے پیچان اک طرف | ۹

ردیف قاف

لیکے دل انجان بن جانا نہین اچھا طریق — نام تو بتلاؤ تم نے کس سے یہ سیکھا طریق

جان بلب ہم ہین بتون کو رحم کچھ آتا نہین	کیسے ہین یہ سنگدل کیسا ہی یہ انکا طریق
نزع مین دیتے ہو یہان آکر مبارکباد مرگ	ظالمو ہم نے تمھارا یہ نیا دیکھا طریق
عاجزی نے میری آخر اُسکو سرکش کر دیا	حق جو پوچھو پیشتر ایسا نہ تھا اُسکا طریق
دل کو لیتے ہو تو ایجان ایک بوسہ دیکے لو	مفت دینے اور لینے کا نہین اچھا طریق
بھول کر بھی آپنے ہمکو نہ پوچھا ایک دن	کیا یہی ہے قبلۂ عالم محبت کا طریق
خوف رسوائی جو ہو دن کو نہ آو شب کو آو	دل مین ہو تو دلربا ملنے کے ہین صدہا طریق
جمع ہو کر بیٹھے ہو احباب کیا تم میرے گرد	فکر کر کے کچھ نکالو اوسکے ملنے کا طریق

۵۱	کر رہا ہے دل ہمارا ہو فنائی ہم سے ہوش اسنے سیکھا اون سے مل مل کر یہ سب انکا طریق	۵

ردیف کاف عربی

کس طرح سے تم جاؤگے اغیار کے گھر تک	ہے راہ مین پانی مرے اشکونکا کمر تک
تیرے لب شیرین کے قرین خط ہے نمودار	یا قافلۂ ماسور کی آمد ہے شکر تک
آتش کا زبانہ ہے زبان منہہ مین الٰہی	سوز اسکا نہ پہنچے کہین ہمدم کے جگر تک
دل کھول کے روتا نہین اندیشہ ہے مجکو	پانی کہین پہنچے گا فرشتونکی کمر تک

۵۲	عبرت کی ہے جا ہوش کہ وہ زیر زمین ہین طفلی مین رسائی تھی جنھین دوش پدر تک	۵

ردیف کاف فارسی

کچھ انوکھی آپ کی مژگان ہین لونگ	واہ کیا مرغوب یہ جانان ہین لونگ
عشق دندان مسی مالیدہ مین	دیکھ لو سودائی ہین عریان ہین لونگ

یاد مژگان سے ہوئی موقوف آہ
لب ہے بسباسہ تو وہ دندان ہین ہیل

سچ ہے دافع بادکے جانان ہین لونگ
موے خطِ عارض تابان ہین لونگ

۵۳ — داغ دل بھی ہوش کا ہے گرچوب
گرمسی مالیدہ وہ دندان ہین لونگ — ۷

ردیف لام

شہیدون کے مزارون پر چڑھا گُل
نہانے کو گیا گلرو ہمارا
خیال خال رخسار صنم نے
مسمّی مین نہین تاثیر اسما
زیادہ کاہش تن مین ہی رونق
سراپا گوشش کی صورت ہی لیکن

چراغ او لگا نگر باد صبا گل
حباب بحر ہر اک ہوگیا گل
مرے سینہ پہ کیا گل پر دیا گل
کہان گل ہیل سے کہئے او گا گل
اگر پیین تو ہے برگ حنا گل
کہان سنتا ہے بلبل کی صدا گل

۵۴ — نظر بازی ہے گل بازی سے بہتر
نچا ہے ہوش اے بلبل ترا گل — ۹

ردیف میم

دل اپنا کسی بت سے لگانے کے نہین ہم
پھولون کو اگر دیکھین تو یاد آتے ہین وہ گال
کیا ہاتھ سے جاتا رہا دل اپنا عزیزو
گردن ہے یہ حاضر مگر اے جان جہان آج
کیا ایسی خطا کی جو دمِ ذبح وہ ہم کو

یون مفت مین جان اپنی جلانے کے نہین ہم
لو سیر کو باغون مین بھی جانے کے نہین ہم
آنکھین کسی دلبر سے لڑانے کے نہین ہم
جو کھٹ سے تری سر کو اٹھانیکے نہین ہم
کہتے ہین کہ پانی بھی پلانے کے نہین ہم

منہ پھیر لیا کرتے ہین مجھ کیسے گداون سے — بے درد کو حال اپنا سنانے کے نہین ہم
گن گن کے دکھائینگے قیامت مین خدا کو — داغون کو کلیجے کے مٹانے کے نہین ہم
کہتے ہین وہ یون دل کو مرے آگ لگا کر — جلتا ہے تو جلنے دو بجھانے کے نہین ہم

٥٥ — شرما کے وہ کہتے ہین نہ چھیڑو ہمین اے ہوش
یون ہم کو ستاؤ گے تو آنے کے نہین ہم — ٧

اے جان مجھ سے کسلئے رہتے جدا ہو تم — کچھ تو کہو کہ اتنے بھلا کیون خفا ہو تم
مرتے ہین تم پہ ہم تمہین پروا نہین ہے کچھ — بے درد اس طرح سے بنے کیون بھلا ہو تم
کیا خوب کورے ہو گئے دل لیتے ہی مرا — واللہ بے وفا ہو بڑے بے وفا ہو تم
محشر بپا کروگے جوانی مین اے صنم — اس کم سنی ہی مین یہ غضب یہ بلا ہو تم
دیکھو ہے میری آہ شرربار ناصحو — جل جاؤگے یہان سے چلو اب ہوا ہو تم
مانند موج و بحر ہین تم ہم ملے ہوے — تم سے نہ ہم جدا ہین نہ ہم سے جدا ہو تم

٥٦ — عشوے سے مار کرتے ہے غضب ادسکا پوچھنا
اے ہوش کس کے کشتۂ ناز و ادا ہو تم — ٥

دلی کہ ہست پی رونمای او دارم — بدیگری ندہم از برای او دارم
چرا بسیر چمن ہمچو بلبلان بروم — بسینہ باغ ز داغ جفای او دارم
فتادہ در نظرم یوسفی زلیخا وار — خیال عمر جوان در ہوای او دارم
بہای یوسف من گنج مصر می ارزد — ز نقد جان عزیزان بہای او دارم

٥٧ — بجای قیس بصحرا نشستہ ام ای ہوش
نگاہبانی وحشت سرای او دارم — ١١

ردیف نون

رخسار آتشین ہے ترا آب تاب مین
تم گلبدن ہو جاکے نہاؤ گلاب مین
شوخی سے کرتے پھرتے ہو جولانیان غضب
نسخہ نہ پاؤگے مرض عشق کا کبھی
اس کم سنی پہ ٹوٹیہ بلا کی ہین شوخیان
رخ پر نثار ہون کہ ہون زلفون پہ آپکی
وہ ناز وہ کرشمہ کہ اللہ کی پناہ
کیون تم دل سیاہ مین غیر وںکے جاتے ہو
لاکھون تڑپ تڑپ کے گذر جاتے جان سے
الفت مین تیری ہوگئے دشمن مگر تمام

دیکھا نہ مین نے شعلہ سوا اسکی آب مین
ہم باد کش ہین غسل کرین گے شراب مین
کب ہاتھ آتے ہو جو تم آتے ہو خواب مین
کیا ڈھونڈتے ہو روز طبیبو کتاب مین
کیا کیا غضب کریگا تو ظالم شباب مین
کیا حکم ہے جناب کا بندے کے باب مین
ہوتا ہے اک غضب جو وہ آتا ہے خواب مین
آسیب کا ہے خوف مکان خراب مین
اچھا ہوا وہ چہرہ رہا جو نقاب مین
پریان بھی مجھ سے لڑتی ہین آآکے خواب مین

۵۸	محتاج ہے تمیز کا یارب مجھے نہ کر ہے عرض ہوش کی یہی تیری جناب مین	۹

جلوہ گر خط ہے روے زیبا مین
رخ نہین گیسوے چلیپا مین
رکھتے کافور مین ہین فلفل کو
چشم تر مین ہے عکس خالون کا
پا بزنجیر کرکے مجکو نہ ہنس
اوسکا رخسار آج دیکھون گا
حلقہ ماتم قتیل نگاہ
لب جان بخش پر ہے موے خط

خضر بیٹھے ہین دیکھو دریا مین
ہے فسر نگی بچہ کلیسا مین
جاہے تل رخ مصفا مین
یا کنول بہہ رہے ہین دریا مین
دیکھ لوٹے بھی ہین ترے پا مین
یوسف آئے نظر ہین رویا مین
آہوون سے ہوا ہے صحرا مین
سوئی ہے دامن مسیحا مین

ہوش اوس قد سے دون جو مین تشبیہ

۹	شاخ گیا ہے نہال طوبی مین	۵۹

دل تپ فرقت سے رہتا ہے ہمارا آگ مین	یون سمندر بھی کہین جلتا نہو گا آگ مین
اشک آتش رنگ مین ٹکڑے جگر کے ہین بہے	تختہ پھولون کا کھلا ہے کر تماشا آگ مین
شعلہ رو یون پر ہوا ہے دل ہمارا مبتلا	جا رہا ہے دیکھئے نادان یہ کیسا آگ مین
آتشین چہرہ جو ڈوبا ہے پسینے مین ترا	آگ ہے پانی مین اور پانی ہے گویا آگ مین
آہ کا جلوہ دل سوزان مین میرے ہے عجب	نخل بالیدہ کسی نے یون نہ دیکھا آگ مین
آگ ہمپر تم نہو صاحب کہ بے تقصیر ہین	کب روا ہے بے قصورون کو جلانا آگ مین
آہ آتشبار ہے ناصح یہان سے بھاگ جا	دیکھ جلکر خاک ہوگا جسم تیرا آگ مین
آتش غم نے لیا ہے گھیر دلکو یک بیک	دوڑو کوئی جل رہا ہے گھر ہمارا آگ مین

۶۰	آتشین عارض پہ اوسکے سبز خط ظاہر ہوا ہوش طرفہ ماجرا ہے سبزہ نکلا آگ مین	۵

شانہ جو رکھتا نہین وہ یار دیوانہ نہین	کب دل صد چاک کا اوس زلف مین شانہ نہین
اُس رخ روشن کا مفتوح کچھ نہ سمجھے صبحکو	کاذبون سے عاشق صادق کو یارانہ نہین
قامت رعنا سے تیرے ہمسری کیا کر سکین	سرو مین شمشاد مین رفتار مستانہ نہین
خانہ زنجیر مین نقمت کی گنجایش کہان	گیسوون کے دام مین اے مرغ دل دانہ نہین

۶۱	ہوش دل سے کر خیال گیسوے جانانہ دور پالنا مار سیہ کا کار فرزانہ نہین	۷

ہماری آہ سحر مین اثر نہین تو نہین	یہ ایک سرو ہے اسکو ثمر نہین تو نہین
نہ میٹھی بات نہ گالی نصیب ہوئی ہے	نمک ہی دے مجھے ظالم شکر نہین تو نہین
ہے جنگ کو مژہ و خال رخ تجھے کافی	سنان نہین تو نہین گر سپر نہین تو نہین
ہمارے ہی دل پہ داغ کی گرد گلگشت	چمن اگر کوئی ہوش نظر نہین تو نہین

کسی غریب کا بن جائیگا چراغ مزار ہے کافی اوس لب شیرین و قد کی یاد مجھے		عزیز تمکو یہ داغ جگر نہین تو نہین شکر نہین تو نہین نیشکر نہین تو نہین
٦٢	وہ ناتوان ہون کہ مور اپنے گھر مین رکھتی ہین جو ہوش میری سکونت کو گھر نہین تو نہین	۵
عرق مین سرخ ہی رخ یار ہے آگ پانی مین ملا جو اشک کے ساتھ اپنا خون گرم جگر وہ بولے دیکھ کر آئینہ مین رخ روشن جو آب و تاب مین رخسار آتشین ہی ترا		نگار طرفہ تماشا ہے آگ پانی مین ہوا جہان مین شہرا ہے آگ پانی مین لگی یہ کیسی خدایا ہے آگ پانی مین ہے پانی آگ مین گویا ہے آگ پانی مین
٦٣	ڈبوگے پنجۂ رنگین کو حوض مین اے ہوش وہ شعلہ رو لو لگاتا ہے آگ پانی مین	۷
منہ پہ گیسو ترے لٹکتے ہین گورے عارض پہ ہے عرق تیرے اشک آلودہ ہین کہان مژگان کیا عجب ہون وہ گرم وقت عتاب تو بھی گوہر فروش ہوا ہے چشم منہ سے تیرے نکلتی ہین باتین		یا یہ دو مار گنج تکتے ہین تارے وقت سحر چھٹکتے ہین خوشے انگور کے لٹکتے ہین شعلے آتش کے ہین بھڑکتے ہین کفش پر اوسکی موتی ٹکتے ہین پھول گلزار سے ٹپکتے ہین
٦٤	بدگمانی کا ہو برا اے ہوش اپنے سایہ سے وہ جھجکتے ہین	۷
نہین زلفین رخسار پر جانتے ہین اس آہ سحر اور داغ جگر کو عرق کے نہین قطرے اوس رخ کے اطراف		دو شاخون مین ہم اک سحر جانتے ہین شب ہجر کا ہم اپنے قمر جانتے ہین ہم انجم کو گرد قمر جانتے ہین

نری گالیون اور بوسے کو عاشق
ہنر سے ہے بینائی چشم باطن
ہوا بہرہ ور جو نہ علم و ہنر سے

نمک جانتے ہین شکر جانتے ہین
ہنرمند قدر ہنر جانتے ہین
اوسے دیدہ ور بے بصر جانتے ہین

65 | نرالا طریقہ ہے ہوش ان بتونکا
یہ ظالم ستم کو ہنر جانتے ہین | ۱۱

مبارک حضرت دل جلوہ گر ہے یار پہلو مین
نکلیے دور گر ہون عاشقان زار پہلو مین
ذرا اگر خبر لیجے دوا کیجے دعا دیجے
مین گھبرایا بہت شب کو سحر ہونیکے دھڑکے سے
ادا و ناز تیرے کیا سنان و تیغ سے کم ہین
صنم رشک مسیحا اک زمانہ تم کو کہتا ہے
رہیگی ہائے گل میرے پسینے مین قیامت تک
نزاکت دیکھیے سوتے ہین جب وہ بستر گل پر
نہین معلوم دل کو لیگیا ہے کون کس جا ہے
ہنسو بولو نہ شرماؤ کہ وقت عیش و عشرت ہے

کھلا ہے اُسکے رخ سے تختہ گلزار پہلو مین
رہا کرتے ہین اے گلفام گل کے خار پہلو مین
جناب اسطرح کبتک دل رہے بیمار پہلو مین
کھلی جب آنکھ تو دیکھا نہ رخسار پہلو مین
رہا کرتی ہے اے سفاک کیون تلوار پہلو مین
غضب ہے یون ہمارا دل رہے بیمار پہلو مین
اگر سو جاے وہ گلرو مرے اکبار پہلو مین
رگ گل اونکے چبھتی ہے برنگ خار پہلو مین
نظر آتا نہین ہی مرا غمخوار پہلو مین
نہ بیٹھو سر جھکا کر اسطرح دلدار پہلو مین

۶۶ | وہ دلکو باتون باتو مین اوڑا لیجائیگا اے ہوش
عبث بیٹھا نہین آکر بت عیار پہلو مین | ۹

دریچہ مین عجب ناز و ادا سے تن کی بیٹھے ہین
ہوئی ہے ہاے میری قدر اُنکو بعد مرنیکے
اگر اک آہ کھینچونگا مکان سارا جلا دونگا
نہا دھو کر جھروکے سے بر آمد ہین دریچے مین

قیامت حسن خود ہی اس پہ وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہین
کہ وہ روتے ہوے آگے مرے مدفن کے بیٹھے ہین
اُنہین کہدو کہ جاکر گھر مین کیون دشمن کے بیٹھے ہین
خدا کی شان ہے ہر رشک پری وہ بن کے بیٹھے ہین

یہ جان کیون ڈھونڈتی پھرتی ہی تن مین حضرت دل کو — وہ چھپ کر گیسوون مین اُس بت رہزن کے بیٹھے ہین

قیامت ہی ادا تیری ہین آنکھین سحر باتین قہر — ہماری جان لینگے تو سب یہ دشمن بن کے بیٹھے ہین

جو ذکر شاعر آیا مجھے دکھلا کے وہ بولے — کہ دیکھو تو بڑے مشتاق یہ اس فن کے بیٹھے ہین

چھدا جب تیر سے پہلو تو خوش ہین حضرت دل بھی — نظر بازی کو آ کر پاس اُس روزن کے بیٹھے ہین

۶۷ — جما رہتا ہے آنکھون مین مری نقشہ انہین کا ہوش
وہ پھر کیون منہ چھپا کر آسرے چلمن کے بیٹھے ہین — ۷

صورت اپنی یار دکھلاتا نہین — رک گیا ہے دم نکل جاتا نہین

دل مین آنے سے تجھے ہے کسکا ڈر — گھر ہے تیرا اس مین کیون آتا نہین

باغ سینہ داغ الفت سے ہوا — آ کے یہان کیون دل وہ بہلاتا نہین

سنگدل ہو کیسے اللہ کی پناہ — مر رہا ہون رحم کچھ آتا نہین

دل کو لیکر کیا کھڑا انجان ہے — دیکھو تو شوخی کہ شرماتا نہین

ہم پہ بے رحمی وہی تیری رہی — فاتحہ کو قبر تک آتا نہین

۶۸ — ہوش سے ایسی خطا کیا ہو گئی
پاس اپنے تو جو بلواتا نہین — ۹

ردیف واؤ

عارض اپنا دکھا رہے ہو — قرآن ہمکو پڑھا رہے ہو

رخ سے پردہ اوٹھا رہے ہو — جنت ہمکو دکھا رہے ہو

ابرو اپنی چڑھا رہے ہو — تیغہ ہم پر اوٹھا رہے ہو

آتش دل مین لگا رہے ہو — کعبہ کو تم جلا رہے ہو

لب سے لب کو ملا رہے ہو — تازی برفی جما رہے ہو

	اس چشم تر مین آرہے ہو مردے قُم سے اوٹھا رہے ہو دل مین سب کے تم آرہے ہو		دریا مین تم نہا رہے ہو لب کو عیسیٰ بنا رہے ہو عرش اعظم پہ جا رہے ہو	
۶۹	رنگین مطلع سنا کے اے ہوش اک عالم کو لٹا رہے ہو			۵
	خال نیرا کب ہے اک اور ابر و ہے خمدار دو ایک چہرہ آپ کا اور طرۂ طرار دو آستان سائی کا نقش اور اپنے دو تار سر شک اس دہان وگوش کو کہتا ہے عالم دیکھکر		جنگ کرنے کے لئے ہے اک سپر تلوار دو بے تکلف صبح اک ہے شام ہین ایار دو ہے جبین پر تشقہ اک اور دوش پر زنار دو غنچہ سربستہ اک ہے اور گل گلزار دو	
۷	کسطرح زلفون سے ہو رخ تک رسائی ہوش کو گنج تو یہ ایک ہے بیٹھے ہین اوسپر مار دو			۱۱

نہ ہمکو اتنا ستا کے دیکھو نہ اس قدر دل جلا کے دیکھو
کتاب کوئی اوٹھا کے دیکھو نتیجے کیا ہین جفا کے دیکھو
تڑپتے دیکھوگے خلق ہر جا ہو رقص بسمل کا اک تماشا
تمہارا دل بھی بہت لگیگا ذرا تو ابرو ہلا کے دیکھو
وہ جان فشان ہون وہ باوفا ہون اوٹھاؤ تیغا تو سر جھکاؤن
لگاؤ خنجر تو مین دعا دون اگر ہے شک آزما کے دیکھو
مکان نہایت یہ خوشنما ہے فضا بہت ہی یہ جانفزا ہے
تمہاری یہ دل لگی کی جا ہے ہمارے دل مین تم آ کے دیکھو
فرشتہ یا حور یا پری ہو نچاؤگے ناچ تم سبھون کو
صداقت اسکی جو چاہتے ہو نقاب منہہ سے اوٹھا کے دیکھو

زمین پہ کوئی تڑپ رہا ہے کسی کا دم لب پہ آگیا ہے
جہان مین محشر بپا ہوا ہے تماشے بانکی ادا کے دیکھو

تمھارا جانباز مر رہا ہے تمھارا ہی دم وہ بھر رہا ہے
زمانہ افسوس کر رہا ہے جو اس مین شک ہو تو آکے دیکھو

جسے سمجھتے تھے ہم ہے بھولا بلا کا فتان وہ تو نکلا
چلا ہے انجان ہوکے کیسا بغل مین دل کو دبا کے دیکھو

مرا تو دم آگیا ہے لب تک تمھین خبر کچھ نہین ہے ابتک
رہیگی شرم و حیا یہ کب تک ذرا تو گھونگٹ اٹھا کے دیکھو

نہ تمکو چھوڑینگے یون ہی اصلا کرینگے بوسون سے لال چہرہ
سزا یہ پاؤگے ہم سے قبلہ ہمارے دل کو چرا کے دیکھو

۷۱	یہی تمہاری ہے گر تمنا یہین سے جنت کا ہو نظارا تو اونکے اے ہوش رخ کا نقشا تم اپنے دل مین جما کے دیکھو	۵

یون حق مین ہو فنا کہ دوئی روبرو نہو کہتے ہین اشکباری سے دیکھکر وہ یون آجائے گر اجل بھی نہ دون گا مین جانکو ہر چند تو سبر نکی ہے شہرگ سے بھی قریب		جاری کبھی زبان پہ مین اور تو نہو دیکھو کہ راز عشق کہین کو بکو نہو جب تک مرا حبیب مرے روبرو نہو کیونکر وہ پائے جس کو تری جستجو نہو

۷۲	اپنے سے اوسکو کر کے جدا ہے ستم بڑا پرسان حال ہوش جو اے جان تو نہو	۹

کسواسطے شرماتے ہو گھونگٹ کو اوٹھا دو دو باتین کرو پیار کی اور ہمکو ہنسا دو آئیگا او نہین رحم تو آجائینگے یہان تک		گھونگٹ کو اوٹھا دو مجھے چہرے کو دکھا دو اے جان ذرا ناز سے ہونٹھون کو ہلا دو رو رو کے مرا حال ذرا اون کو سنا دو

یون ہوتے رہین گے جو ان آنکھونکے اشارے
مستی کی اداہٹ مین غضب بانکی سُرخی
کیا شک ہے اگر اونکو پریزاد مین جانون
ہونٹون پہ مری جان ہے یہان آکے تو دیکھو
یوسف کی طرح خواب مین آتے ہو نظر تم

ہو جائیگا لاکھون ہی کا خون اونکو چھپا دو
ہے لطف مجھے بوسہ جو ہونٹونکا ذرا دو
اس حسن کا انسان کوئی ہو تو دکھا دو
ہاتھون سے تم اپنے مجھے شربت لب پلا دو
رہتے ہو کہان نام ہے کیا اپنا بتا دو

۷۳	کیا ہوش تڑپتا ہے جدائی مین خبر لو یہ کہکے او نہین دوستو آنسو کو بہا دو	۹

کسیکے تو دل کو اوڑائے ہوئے ہو
بہت ابرو اپنی چڑہائے ہوئے ہو
لگے گی نہین چوٹ مجکو نہ مارو
ہے کیا شرم باتین کرو ہنستے ہنستے
ارادہ ہے کس کس کے شبخون کا صاحب
ہے پریون کا ڈر بام پر تم نجاؤ
ہوا مین جو غش خال پر تو وہ بولے
مرے دل کو لیکر نہ دو مجکو دہوکا

بہت آنکھین اپنی چرائے ہوئے ہو
یہ تم تیغ کس پر اوٹھائے ہوئے ہو
رگ و پے مین میری سمائے ہوئے ہو
دوپٹہ مین کیون منہ چھپائے ہوئے ہو
مسی سرخ لب پر جمائے ہوئے ہو
کہ ہین بال کچے نہائے ہوئے ہو
بہت آج اشیون کھائے ہوئے ہو
اُسے گیسوؤن مین چھپائے ہوئے ہو

۷۴	بہت بیقرار آج ہے ہو نظر ہوش کسی سے مگر دل لگائے ہوئے ہو	۵

سنگ زیر سر گذارد عاشق مسکین او
گشت ای فرہاد شیرین بت بہ محبوبم ببین
جوہر آئینہ وآہستہ بنماید بہم
خوش نویس ما زنیرنگ جہان غافل بود

زانوی نرم صنم گاہی نشد بالین او
جان شیرین مردہ را بخشد لب شیرین او
سینۂ صاف تن دیا ورخ پرچین او
خندۂ دندان نمازان می نماید سین او

شیشۂ صد وعدہ را بشکست از سنگ خلاف
آن بُت کافر کہ ثابت ہوش شد بر دین او

۷۵ ردیف ہای ہوز ۵

ہرا پر خون دل اور آہ سحر ہے ماجرا طرفہ
اُگا آتشکدہ سے یہ شجر ہے ماجرا طرفہ

تمہارا آج ہے چہرہ عرق آلودہ گرمی سے
خور و انجم ملے ہیں یکدگر ہے ماجرا طرفہ

سحاب چشم نے میرے مگر بدلی ہے طرز اپنی
برستے لعل ہیں جائے گہر ہے ماجرا طرفہ

نہال قامتِ جاناں ہیں یہ سیبِ ذقن کیسا
ہوا شمشاد میں پیدا ثمر ہے ماجرا طرفہ

۷۶ ثمر غیر شجر ہوتے نہیں پیدا مگر اے ہوش
ہوئے ہیں داغ میرے سینہ پر ہے ماجرا طرفہ ۷

کیا سج رہا ہے تجکو اے دلربا دوپٹہ
لاکھوں کی لیگا جانیں اک دن ترا دوپٹہ

آؤ عزیزو آؤ مجکو ذرا بچالو
دل لیچلا ہے میرا وہ خوشنما دوپٹہ

ہو جائے اِک پکار اجنت سے حور آئی
نکلے جو اوڑھ کر تو اے جان ہرا دوپٹہ

ٹھہرو صنم ذرا تو ہونے دو مجکو صدقے
غضب جا رہا ہے دلمیں یہ خوشنما دوپٹہ

بوٹے سے قد پہ تیرے اے غیرتِ حسیناں
کیا زیب دے رہا ہے وہ بے بہا دوپٹہ

کیا لطف دے رہا ہے اُس چھوٹے منہ سے کہنا
تمکو قسم ہے سر کی چھوڑو مرا دوپٹہ

۷۷ ہے آشنا قدیمی تیرا تو ہوش اے جان
اُس سے چھپا نہ منہ کو سرکا ذرا دوپٹہ ۹

ردیف یای تحتانی

روے جاناں اور ہے روے حسیناں اور ہے
نظم قرآن اور ہے نظم گلستان اور ہے

اُسکے کاٹے سے تو اُسکے دیکھے سے چڑھ جاے زہر
مار پیچان اور ہے گیسوے پیچان اور ہے

وہ ہی دو دن قطرہ افشان ہے یہ دایم خون فشان
تار باران اور ہے یہ موے مژگان اور ہے

اُسکے چکھے سے تو اُسکے دیکھے سے لذت ملے
سیب بستان اور ہے سیب زنخدان اور ہے

اُس سے اِک دو آدمی جلجاین اس سے دو جہان
برق تابان اور ہے یہ آہ سوزان اور ہے

اس مین ہے رفتار وہ محروم ہے رفتار سے
قدِ جانان اور ہے سرو گلستان اور ہے

ایک حربا اُسکا عاشق اِسکے ہین جن و بشر
روے تابان اور ہے مہر درخشان اور ہے

وار سے اُسکے تو جنبش سے ہوا اسکی قتل خلق
تیغ بران اور ہے ابروے جانان اور ہے

۷۸

اوسکو منحوس اس کو کہتے ہین نجم مقصود کا
ہوش کیوان اور ہے خال حسینان اور ہے

۱۳

گورے عارض پر عرق لانے لگے
آپ تارے دن کو چھٹکانے لگے

خط پہ گیسو آپ کے آنے لگے
سانپ دو دہری مین لہرانے لگے

اُس دہن کا وہ بیان فرمانے لگے
حضرت دل لامکان جانے لگے

آبلون مین خار دھس جانے لگے
ہم سے ننگے پیرہن پانے لگے

خال رخ پر موے خط آنے لگے
زاغ کے بچے پر اب لانے لگے

اشک دامن تک مرے آنے لگے
طفل سرکش پاؤن پھیلانے لگے

صاف دل مین تیر کیا آنے لگے
آپ تو اب عرش پر جانے لگے

وہ رخ و گوش اپنے دکھلانے لگے
یہ سمن یہ گل ہے فرمانے لگے

آتشین رخ پر عرق لانے لگے
آب مین وہ آگ دکھلانے لگے

کشتہ خط کا ترے کیا ہے نصیب
خضر آکر اوس کو نہلانے لگے

عکس ابرو آینہ مین جب پڑا
بچھو بچھو کہہ کے دکھلانے لگے

خال ہین گیسوے باہم اس طرح
دام سے ہون جسطرح دانے لگے

۷۹	دیدۂ تر اس قدر ہے اشکبار لوگ سب اے ہوش بہہ جانے لگے	۷

سرو گلشن چاہیے ہمکو نہ لالہ چاہیے
قد بالا چاہیے وہ روے زیبا چاہیے

پھنک رہا ہے سینہ آہ سرد کھینچا چاہیے
ہمدمو ٹھنڈی ہوا ہنگام گرما چاہیے

جا کے کوے مشک مویان مین پکارا چاہیے
لے دل صد چاک میرا جسکو شانہ چاہیے

تار مین اشکو نکے ہین لخت جگر کے گل گندہے
بیچتا ہون لو اگر پھولون کا گجرا چاہیے

عشق مین چشم ولب شیرین کے ہون مین ناتوان
جان من بادام کا مجکو حریرا چاہیے

یاد مین اس سرخ لب کے جان اب بیچین ہے
واسطے تسکین کے سرخاب بالا چاہیے

۸۰	دیکھتے ہین لوگ قرآن دیکھکر ماہ رجب ہوش کو وہ مصحفی چہرہ دکھانا چاہیے	۹

جان ہماری چاہیے یا دل ہمارا چاہیے
حکم ہو ان مین سے ایجان آپکو کیا چاہیے

اوس لب شیرین کا بوسہ ہو گیا بارے نصیب
حضرت دل ہان مٹھائی آج بانٹا چاہیے

بے ادب گل ہین کہ اس گلرو کے آگے ہنستے ہین
اے صبا ان کو طمانچے خوب مارا چاہیے

بیچتے ہین دل کو ہم قیمت ہی اسکی اک ادا
ہے یہ ارزان لو اگر تمکو دلارا چاہیے

عاشق لاغر بھی تنکا سا پڑا ہوگا یہین
دیکھکر اچھی طرح سے فرش جھاڑا چاہیے

یا دخط کو اس دل مضطر مین لانا ہی ضرور
ایسے پارے کو اسی بوٹی سے مارا چاہیے

روٹھے کیون ہو لکے دینے مین مجھے کیا عذر ہے
لو ابھی لکھ دون اگر تمکو مچلکا چاہیے

اندلون شہرہ کسی کے ہی لب جان بخش کا
کیا فلک سے آے عیسیٰ جا کے دیکھا چاہیے

۸۱	دل کو لیکر ہوش سے بولا وہ طفل نازنین ہے کھلونا طرفہ اس سے روز کھیلا چاہیے	۷

غیر تو کیا اپنی آنکھون سے چھپانا چاہیے
کر کے آنکھین بند تجکو دل مین لانا چاہیے

یہ بھی اُس شیرین دہن سے ہمسری کرنے لگا
کوچۂ دلکش مین تو مین آچکا عارض دکھاؤ
میرے دل کی تاک مین ہین سب حسینان جہان
بیٹھے بیٹھے سیر جنت کی اگر منظور ہے
باندہ اے دل گیسوے مشکین جانان کا خیال

نیشکر کی پوری پوری کو اوڑانا چاہیے
خلد دیکھا حور کو اے جان دکھانا چاہیے
اسکو لیجا کر کہان یا رب چھپانا چاہیے
دل مین اُس چہرے کے نقشہ کو جمانا چاہیے
اس حبش کے ملک کو قبضہ مین لانا چاہیے

٨٢	ہو رہی ہے سب حسینون مین یہی تجویز روز کرکے مجمع فن ہوش کے دلکو اوڑانا چاہیے	١١

تیری بہار حسن نہ گل کی پھبن مین ہی
اترا نہ قاتل اپنے تو گلگون لباس پر
حضرت بلال اُترے کو تین مین غسل کو
فانوس کو ہے رشک تو حسرت شمع کو
خط کا حصار چاہیے روے نگار کو
آرام دل کا عالم وحدت مین ہے یقین
ہوتی ہے خود غلط سے بھی دنیا مین رہبری
الجھا ہے عاشق لب و گیسو کو کب قرار
سرخی نہ لخت دل کی بدخشان کے لعل مین
گلشن مین جاکے دیکھے بھلا کیا یہ دل فگار

نادان ہی عندلیب جو رہتی چمن مین ہے
تیرا شہید ناز بھی رنگین کفن مین ہے
خال سیاہ کب ترے چاہ ذقن مین ہے
اندام یار شعلہ بدن پیرہن مین ہے
ہالے مین ماہتاب تو سورج گرہن مین ہے
جو کشمکش ہے حضرت من و ماومن مین ہے
نور چراغ گرد ہے ظلمت لگن مین ہے
دن کو مسین مین ہی تو وہ شب کو ختن مین ہے
اشکون کی آب و تاب نہ دُر عدن مین ہے
عارض کی طرح تیرے نہ اک گل چمن مین ہے

٨٣	اشعار ہوش سنکے جو مدہوش ہے جہان نشہ بھرا ہوا مگر اوس کے سخن مین ہے	

شب سیاہ کی مانند زلف مشکین ہے
حنا لگاکے نجا باغ مین کہے نہ کوئی

جبین ہے مہ عرق روے یار پروین ہے
کسیکے خون سے آلودہ دست گلچین ہے

تمہارے وحشی کو ہرگز نہین ہی جال کا خوف
تمہارے ہجر مین ہون شکل موج دریا مین
کسیکے حال کی پروا نہین ہے سرکش کو
کیا ہے قتل خدا جانے آج کس کس کو

نظر جو شیر بھی آئے تو شیر قالین ہے
قرار اوسکو نہین ہے نہ مجکو تسکین ہے
نہ دیکھے شمع لگن کی طرف کہ خود بین ہے
نہین حنا سے ترا ہاتھ خون سے رنگین ہے

۸۴
نہین ہے نزع کی سختی کا ہوش کو کچھ خوف
تمہارے گوہر دندان کی یاد یسین ہے
۵

کس حلقۂ گیسو سے مری آنکھ لڑی ہے
چھلے سے ترے ہاتھ کے گل کھائے ہین لینے
شکونکی سفیدی مین تن زرد کی صورت
کس بوٹے سے قد کی ہے اسے حسرت دیدار

زنجیر جنون کی مرے پاؤن مین پڑی ہے
گویا تن لاغر مرا پھولون کی چھڑی ہے
تصویر طلائی ہے کہ چاندی مین جڑی ہے
جلتی ہوئی روتی ہوئی جو شمع کھڑی ہے

۸۵
اے ہوش ہمارے ہین یہ شیشونکے آثار
قاتل کے لب سرخ پہ مستی کی دھڑی ہے
۷

جہان رفتار تیری دیکھکر اے یار حیران ہے
نظر کرکے ترے گیسو مین جلوہ روئے روشن کا
تباہی کا مونکے حال ہی سے ہوتی ہی لاحق
کسی نے بھی نکلتے آگ سے دیکھا ہے پانی کو
عجب کیا ہی ہماری خاک سے سبزے کے اُگنے کا
نہایت ہی مطیع ہوش اب تو وہ بت پرفن

کہ ہے یہ کچھ عجائب سرو ہر جانب خرامان ہے
مین حیران ہون کہ وقت شب طلوع مہر رخشان ہے
نظر کیجے فلک پر بدر کو ہر آن نقصان ہے
عرق آلودہ پھر کیون آتشین رخسار جانان ہے
کہ اسمین کشتۂ خط کی کسیکے لاش پنہان ہے
کیا پتھر کو موم اسنے عجب استاد دوران ہے

۸۶
چمن مین ہم نے جا کر ہر طرف دیکھا مگر اے ہوش
رخ و خط کی طرح اون کے نہ لالہ ہے نہ ریحان ہے
۷

دستار مین وہ اپنی عوض گل کے کاشکے
ٹکڑون کو رکھتے مرے دل پاش پاش کے

خال سیاہ پر نہیں گیسو یہ جا بجا گر
کب ہے تمہارے دانتوں پہ مسی لگی ہوئی
روئے طلائی رنگ میں شیرین ہیں لب ترے
ابرو کو کسنے چھیڑا جو شمشیر کی علم
گالی سے تیری کیوں نہو دلمیں مرے خلش

واللیل صاف ثبت ہے دانے پہ ماش کے
الماس میں جڑے ہیں یہ نیلم تراش کے
طشت زریں میں ٹکڑے ہیں برفی کی قاش کے
اے آفتاب حسن ہو تم کس قماش کے
شاکی طبیب بھی ہیں نمک کی خراش کے

۸۷	گشتہ پڑا ہے سبز خط رخ کا کس کے ہوش طاؤس پھر رہے ہیں جو اطراف لاش کے	۵

تیرے گیسوئے دراز مو دے سے گوہر ٹوٹے
اشک کی موج سے ہاں سدِ سکندر ٹوٹے
خوبرو گرچہ گرے رتبہ سے عزت ہے وہی
نہ ستاؤ مجھے یہ دل شکنی خوب نہیں

یا یہ مہ رو ہیں شب تار میں اختر ٹوٹے
سدِ سکندر تو کیا گنبد اخضر ٹوٹے
سر پہ رکھتے ہیں کسی شاخ سے گل گر ٹوٹے
ظالمو دیکھو خدا کا نہ کہیں گھر ٹوٹے

۸۸	ہوش اک دل ہے مرا فوج ہے غم کی بیحد کیا کرے ایک بھلا جس پہ کہ لشکر ٹوٹے	۵

بس ہے ابرو تیغ دستی ای ستمگر پھینکدے
اس دلِ صد چاک کو کر کے معطر پھینکدے
یہ تنِ لاغر جو دیکھا فرش پہ اوسنے کہا
گشتہ رخسار ہوں جاناں تسلی کے لئے

قتل کو میرے مژہ کافی ہے خنجر پھینکدے
سونگھنے کو طرۂ گل کا بیش دلبر پھینکدے
آدمی تنکا پڑا ہے یہاں اٹھا کر پھینکدے
جاتے جاتے قبر پر گلہائے احمر پھینکدے

۸۹	وہ بھی دیکھیں لوٹنا لوٹن کبوتر کا ترے ہوش تو اپنا دل مضطر زمیں پر پھینکدے	۵

چشم نرگس زلف سنبل سرو قد یار ہے
سین دندان صاد دیدہ لام گیسو قد الف

سبزہ خط غنچہ دہن عارض گل یا گلزار ہے
لب ہے وہ لب یا ہے معکوس ابروئے خمدار ہے

ابر و لبسم اللہ دندان سورہ ہی یٰسین کا
ہے ہلال ابرو عرق پروین زحل خال سیاہ

زلف ہے واللیل قرآن آپکا رخسار ہے
مہ جبین خورشید تابان عارض دلدار ہے

۹۰	اشک شبنم آبلہ انگور سرو اے ہوش آہ سینہ پر داغ اپنا تختۂ گلزار ہے	۵

لوگ کہتے ہین جسکو پارا ہے
زلف مین دیکھو رخ تمہارا ہے
زیر ابرو ہے داغ چیچک کب
شعلۂ آہ اوج پر ہے مرا

دل بیتاب وہ ہمارا ہے
شب کو خورشید آشکارا ہے
برج عقرب مین کوئی تارا ہے
یا ہوا پر روان غبارا ہے

۹۱	لاشۂ ہوش پر یہ ہے ماتم کس نے ایسا جوان مارا ہے	۵

کیون نہ دیدار کرے رشک چمن شاد مجھے
کبھی سنبل سے لپٹا ہون کبھی سروے مین
چشم ہے سادہ تری ایک تو تل دو سر پر
گل چڑھا دے مری تربت پہ لگا دے سبزہ

گل ہے رخ غنچہ دہن قد ترا شمشاد مجھے
زلف و قد آپکے آجاتے ہین جب یاد مجھے
درس کے واسطے اک صاد دے اک نصاد مجھے
عارض و خط ترے آتے ہین بہت یاد مجھے

۹۲	بحر کوزے مین بھرا مین نے نہین چشم مین اشک ہوش کیونکر نہ کہا چاہیے استاد مجھے	۵

چمن مین جاؤن تو وہ یار مجھکو یاد آتا ہے
کبھی تو آکے تربت پر چڑھاؤ چادر گل کو
چمن مین باغبان جانے دے تا سنبل کو دیکھون مین
کرون کیا ناتوانی سے نہین اٹھتا ہی ہاتھ اپنا

نظر کرنے سے گل رخسار مجھکو یاد آتا ہے
تمہارا چہرہ اے دلدار مجھکو یاد آتا ہے
کسی کا طرۂ طرار مجھکو یاد آتا ہے
گریبان کا مرے جو تار مجھکو یاد آتا ہے

کہان ہے ہوش وفا کر رقیبون سے وہ کہتے ہین

۹۳	کہ بیچارہ بہت ہر بار مجکو یاد آتا ہے	۵

آشنا بولا نہ ابتک کوئی بھی افسوس ہے
یہان خیال خال مین کیا گل یہ گل کہاتی ہین ہم
آپ بھی تو دیکھے اِسکا تماشا ایک روز
شیخ جی کے جبہ و دستار سے بچکر نکل

نالۂ جانکاہ میرا اک صدائے کوس ہے
وہان تنِ نازک پہ اوڑھے نکلے نیلگون ملبوس ہے
داغ ہر اک میرے دل کا حسرتِ طاؤس ہے
نکر کی پگڑی ہے خرقہ خرقۂ سالوس ہے

۹۴	ہوش سے حال فروغِ خانۂ تن کچھ نہ پوچھ شمع ہے داغِ جگر سینہ مرا فانوس ہے	۵

نہ سمجھنا کہ جگر جلتا ہے
دہر جلتا ہے اگر چار پہر
سوزش اشک سے کیا چشم کو خوف
شمع سے کم نہین دل کی حالت

ترے دلسوز کا گھر جلتا ہے
داغ دل آٹھ پہر جلتا ہے
گرم پانی سے بھی گھر جلتا ہے
وہ اودہر تو یہ ادہر جلتا ہے

۹۵	کس طرح ضبط کرون آہ کو ہوش جان جلتی ہے جگر جلتا ہے	۵

دل مرا قید تری زلف گرہ گیر مین ہے
لاکھ تدبیر کرو کچھ بھی نہ حاصل ہوگا
مُردے قبرون سے نکلتے ہین زمین چیر کے آج
دل نالان کے تو نالون کو ذرا اگر سُن

آہ جو مونس جان تھا وہی زنجیر مین ہے
وہ کبھی ٹل نہین سکتا ہے جو تقدیر مین ہے
لب مرے رشک مسیحا کا جو تقریر مین ہے
سوز اس درجہ کہان تیری مزامیر مین ہے

۹۶	بس نہ تھی فکر دہن ملک عدم جانے کو ہوش مضمون کمر کی جو تو تحریر مین ہے	۵

فلک کو خبر تو مگر بے خبر ہے
چلے آئے شوق سے دل مین میرے

مرا داغ دل رشک شمس و قمر ہے
مین ہون آپکا اور یہ آپ ہی کا گھر ہے

	اگر نہ جانان سے ہوتا ہے دہو کا تری جستجو مین ہے آوارہ عالم		قد اوس کا صنوبر ہے یا نیشکر ہے کوئی کو بکو ہے کوئی در بدر ہے
۹۷	گیا اوسنے اشکون کے دریا مین سکن نہ پوچھو کہ گھر ہوش کا اب کدہر ہے		۱۱

وہ نہین ہم کہ کرین منہ سے شکایت تیری	پھر بھی گالے تو کھینگے ہی عنایت تیری
دل لیا مال لیا جان لی میری تو نے	اے ستمگر ابھی بھرتی نہین نیت تیری
مل لے اے دل کہ تو اب ہم سے جدا ہوتا ہے	اونکا اک بوسہ لب ٹھیری ہی قیمت تیری
زیر شمشیر بھی ہم تجکو دعا دیتے ہین	کسقدر دیکھ ہے دل سے ہمین الفت تیری
روز محشر جو خدا پوچھیگا کیا ہے فریاد	ہم تو چپ دیکھتے رہجا ئینگے صورت تیری
وہ مزہ ہے ترے ہاتو نہین کہ بسمل بولے	وار اک اور بھی ہو تو ہے عنایت تیری
چھپ کے اوس زلف مین کرتا ہی تو رخسار کو پیار	اے دل غمزدہ اللہ رے حکمت تیری
ایک آفت ہے قیامت ہے ستمگر تو تو	تیری آنکھون ہی سے ظاہر ہے شرارت تیری
داغ الفت سے ہے پر نور مرا خانہ دل	شمع سے کہدو نہین مجکو ضرورت تیری
زرد رخ دیدۂ تر میرے کہے دیتے ہین	کیا چھپائے سے کہین چھپتی ہی الفت تیری

۹۸	کیا ملا اوس بت پرفن کی محبت مین ہوش دل گیا مفت مین غارت ہوئی دولت تیری	۹

پردہ اٹھ کر جو نظر آئیگی صورت تیری	حور و غلمان کو بھی تڑپائیگی شہرت تیری
جو ہو بیمار محبت وہ کہین بچتا ہے	یہان فلاطونانہ چلیگی کبھی حکمت تیری
جان جانے کا تو غم مجکو نہین ہے ایسا	لے نہ ایمان مرا تو ہے عنایت تیری
جان کی تاک مین پھرتی ہی اجل شام و سحر	غمزۂ یار چلی دیکھ امانت تیری
ہے یہ اخلاص فقط دل کے اوڑانیکے لئے	جانتا ہون بت عیار مین حکمت تیری

دلبروں سے تجھے اے دل میں چھپاؤں کبتک گالیاں دینے کو آتے ہین وہ اب تو ہر روز قبر پر اہل دول کے کوئی جا کر پوچھے		مجھ سے اب ہو نہین سکتی ہی حفاظت تیری عاشق زار ہے کیا اوج پہ قسمت تیری وہ حکومت ہی کہان تیری وہ دولت تیری

۹۹	گرچہ ہے عقل مجسم نگراون کے آگے جاتی رہتی ہے کدہر ہوش فراست تیری	۹

قد ہے بوٹا آنکھ رسیلی بھولی صورت ہے
اس پہ غضب وہ بانکی ادا ہے ترچھی نظر اک آفت ہے

پردہ اوٹھانا جلوہ دکھانا چھپ جانا پھر پردے مین
شوق ہمارا کرتے ہو دونا یہ بھی تمہاری حکمت ہے

وہ ہے نزاکت بار نظر سے تن سے پسینا جاری ہو
سنگ بنا ہے اس پہ کلیجا آپ کا کیونکر حیرت ہے

دیکھتے ہی وہ نور کا چہرہ آتا ہے غش مجکو صنم
گنتے ہو ناحق میخوارون مین کیسی یہ مجھ پر تہمت ہے

توڑتے کیون ہین آپ مرا دل سوچ تو لیجے پہلے ذرا
آپ ہی کا قبلہ عالم یہ بھی مکان خلوت ہے

رنگ بھبوکا آنکھ نشیلی سب سے نرالی چال تری
اس پہ قیامت اے مرے دلبر چاندسی تیری صورت ہے

سر پر طرہ ہاتھ مین گجرہ ہار گلے مین پھولون کا
بیٹھے ہین وہ کس ناز و ادا سے دیکھو خدا کی قدرت ہے

آتش غم سے تیرے مجھ پر قہر الٰہی ٹوٹ پڑا
جل کر دل تو راکھ ہوا اب جسم کی آئی نوبت ہے

۱۰۰	دم ہے لبون پر ہوش کا دلبر تم کو نہین ہے کچھ بھی خبر منصف ہو کر تم ہی کہو گیا نام اسی کا الفت ہے	۷

دل بیچتے ہین جان بھی ہم کیون نہین لیتے
صورت تو کہین دیکھ لون دل بھر کے تمہاری
تکرار ہے دل کے چکانے مین یہ کبتک
ہر چیز ہنے لگے ہین یہ بہت ابھ کے تگڑے
ہے ایک نگاہ اس دل پر داغ کی قیمت
گر ہاتھ لگا زلف کو اتنے نہ ہو برہم

اک بوسہ لب دیکے صنم کیون نہین لیتے
کہدو ملک الموت سے دم کیون نہین لیتے
صاحب سے بے دام و درم کیون نہین لیتے
تم انکی خبر دیدہ نم کیون نہین لیتے
تم مول یہ گلزار ارم کیون نہین لیتے
ہم اب سے نہ چھیڑینگے قسم کیون نہین لیتے

۱۰۱	کھلجاے گا سب حال ہوس بازون کا اے ہوش وہ ہاتھ مین شمشیر دو دم کیون نہین لیتے	۷

جلانا دل کو بیکس کے برا ہے
جسے دیکھو تجھی پر مر رہا ہے
مقدر پر مرے رو دینگی جا ہے
جو ہم کو تم نہ پوچھو تو نہ پوچھو
مرا دل کھا رہا ہے داغ پر داغ
نہ دو رنج اس دل بیکس کو ناحق

یہ وہ گھر ہے مکین جسکا خدا ہے
غضب ظالم تری بانکی ادا ہے
کہ مجھ سے دلربا میرا خفا ہے
خدا ہے ہم غریبون کا خدا ہے
محبت مین تری یہ پھل ملا ہے
ستانا بے قصورون کا خطا ہے

۱۰۲	غنیمت جان دم کو ہوش کے اب یہی دل سوز تیرا اک رہا ہے	۷

تمہارے حسن کا چرچا فلک پر بھی نہایت ہے
اتر کر کیون فلک سے آ رہے ہین حضرت عیسیٰ
بڑی محنت سے ملتی ہے اگر ملتی ہی گالی بھی

تمہین کرنیکو نظارہ ترستی حور جنت ہے
کہان صحت وہ پاتا ہے جو بیمار محبت ہے
کرین وہ ہنس کے کچھ باتین کب ایسی اپنی قسمت ہے

ہوا اتنا ہون لاغر ہجر مین استخوان باقی
سگان کوے جانان لو تمہاری آج دعوت ہے

حسین جتنے ہین تیری گالیان کھانیکو آتی ہین
عجب تیرے دہن مین اے مرے دلبر حلاوت ہے

بتان سنگدل ہین یہ کہان آتا ہے رحم انکو
خدا کے بندون کو پامال کرنا انکی عادت ہے

١٠٣	بہت روٹھے رہے ملجایئے اب ہوش سے آکر کہان کا غصہ یہ صاحب کدھر کی یہ کدورت ہے	١٣

کرتی ہے غضب یون تو بہت شوخی نظر کی
لیتی ہے مگر جان لچک تیری کمر کی

جل ہی گئے آتش سے جدائی کی یہ دو گھر
لی تم نے خبر آہ نہ دل کی نہ جگر کی

جنت سے نظارے کو نکل آئی ہین حورین
نکلی ہے سواری جو مرے رشک قمر کی

چھڑکاو ترے صحن مین آنسو سے مرے ہے
کچھ قدر نہین تجکو مگر دیدۂ تر کی

نظرون سے خلایق کے چھپاتے ہین وہ خود کو
نازک ہین نہین تاب انہین بار نظر کی

اوس زلف کی پھیلی ہی مہک جیسے جہان مین
کچھ قدر نہین مشک کی عنبر کی اگر کی

چوٹی تو بہت بڑھتی چلی جاتی ہے ہر روز
کھا جاے نہ بل لیجے خبر اپنی کمر کی

آتی ہے بہت یاد تری زلف معنبر
تربت پہ مری لاکے جلاتی اگر کی

چنچل یہ کسی وقت کسی جاے تو ٹھہرے
بجلی سے زیادہ ہے تری شوخی نظر کی

حاضر ہے یہ دل کسلیے رہتے نہین اسمین
ناحق مرے صاحب ہے تلاش آپ کو گھر کی

وہ دیدہ غضب ناز غضب بات غضب ہے
ان سب مین غضب ہی تو ترا لچکنا ہی کمر کی

ٹھہرو تو ذرا قد پہ فدا ہونے دو دل کو
لینے دو بلائین مجھے اوس زلف کی سر کی

١٠٤	روٹھے نہ ہو ہوش سے ملجاو چلو آو یہ غصہ کہان کا یہ کدورت ہے کدھر کی	٧

سر سے پا تک بس گیا نقشہ ترا آنکھون مین ہے
جلوہ گر پتلی نہین تو دلربا آنکھون مین ہے

بیٹھے ہی بیٹھے مجھے ہے سیر جنت کی نصیب
اے صنم جیسے رخ زیبا ترا آنکھون مین ہے

جسطرف مین دیکھتا ہون تو ہی نظر آتا ہے
دیدہ پر ہے دید حاصل شاہد یکتا کی اب
اتنی صاحب ہو رہی ہے پردہ پوشی کسلیے
ہو گئے دو نو جہان ناچیز نظرون مین مری

اسقدر ہنر التصور بس گیا آنکھون مین ہے
ڈہونڈتے تھے جسکو ہم وہ دلربا آنکھون مین ہے
روز و شب یان تو سراپا آپکا آنکھون مین ہے
جلوہ فرما جیسے جانِ جان مرا آنکھون مین ہے

۱۰۵ — ہل رہا ہے سامنے اے ہوش مژگان کا چنور
دلبر رعنا مرا رونق فزا آنکھون مین ہے — ۱۱

روز آتا ہے طلب نامہ تمہارا کیا ہے
چل رہا ہے جو یہ دم اسکا بھروسہ کیا ہے
آشنا ہم تو قدیمی ہین ذرا یاد کرو
تن کا جامہ مجھے پہنا کے چھپے ہین کیون آپ
ہم تو دیرینہ ہین محرم نہین آتے کیون پاس
دو جہان کا ہے تماشا تو اسی مین موجود
وہ چھپا ہے بت عیار تجھی مین ای دل
کون ہو آتے کہان سے ہو کدہر جاؤگے
اصل کی ڈہونڈسے ہو وصل الٰہی حاصل
ہم تو پہچانگئے تمکو نہ انجان بنو

مفت دل مانگتے ہو اس پہ تقاضا کیا ہے
لو لگا یار سے بیفکر تو بیٹھا کیا ہے
ہمسے کیون پردہ ہے انجان یہ بنا کیا ہے
اس سے ظاہر نہوا آپ کا منشا کیا ہے
دور ہی دور سے یہ جلوہ دکھانا کیا ہے
دیکھو انسان طلسمات کا پتلا کیا ہے
کو بکو اسکے تجسس مین تو پھرتا کیا ہے
سوچو اے حضرت دل کام تمہارا کیا ہے
موج کیا قطرہ ہے کیا سوچو تو دریا کیا ہے
روز یہ روپ بدلنا یہ ٹھگانا کیا ہے

۱۰۶ — دوڑتا ہون جو گلے ملنے کو اونکے اے ہوش
روک دیتا ہے ادب کہہ کے یہ کرتا کیا ہے — ۱۱

موجود ہے دل ہوش کا منظور اگر ہے
آہستہ چلو دوڑ کے چلنے مین خطر ہے
اب صدمے جدائی کے اوٹھائے نہین جاتے

رہجاؤ اسی مین کہ تمہارا ہی یہ گھر ہے
کھا جائیگی بل بال سے باریک کمر ہے
آتی بھی نہین موت الٰہی یہ کدہر ہے

حیرت ہے کہان سے یہ نکلتے ہین در اشک
اے دیدۂ تر تو بھی بڑا شعبدہ گر ہے

تم جان جہان حور ہو یا ہو تو پری ہو
اس حسن وادا کا تو نہین کوئی بشر ہے

اللہ نے نازک ہمہ تن تجکو بنایا
تو گل ہے رگ گل تری باریک کمر ہے

کب چھوڑتے ہین اسکو اوڑالینگے وہ اک روز
جاتے ہین تو دل ہی کیطرف اُنکی نظر ہے

دم لب پہ ہی دنیا سے ہم اب ہوتے ہین رخصت
اسوقت مین اے رشک مسیحا تو کدھر ہے

اونکے لب شیرین کی صفت ہم سے تو پوچھو
دیکھے ہی سے ملتا ہے مزا یہ وہ شکر ہے

اولاد ہم آدم کی ہین چھوڑینگے نہ جنت
حقدار ہین ہم اسکے کہ یہ ملک پدر ہے

۱۰۷	پیوند زمین ہوگئے جس وقت یہان ہم وہ ڈھونڈتے نکلے ہین کہان ہوش کا گھر ہے	۱۱

تجھی سے جلوہ گر سارا جہان ہے
عجب اسپر کہ تو سب سے نہان ہے

رہا کرتے تھے جسکے پاس ہردم
ذرہ ڈھونڈو کہ وہ ہمدم کہان ہے

گر اپنے دوست کے ملنے کی تجھ فکر
تو کیا محو تماشاے جہان ہے

خودی اپنی مٹا کر تو ذرا دیکھ
عیان ہوتا ہے جو تجھ مین نہان ہے

حقیقت دل کی ابتک تو نہ سمجھا
مکین ہے کون یہ کس کا مکان ہے

ملا ہے ہمکو اک محبوب یکتا
غضب ہے حسن اسپر مہربان ہے

چلا ہے تو جو لیکر میرے دل کو
بتا اپنا پتا رہتا کہان ہے

یہان سے لامکان تک ڈھونڈ مارا
نجانا اپنے ہی مین وہ نہان ہے

عجب ہے دل ہمارا ماشاء اللہ
کہ جو تھا لامکان مین وہ یہان ہے

دوئی سے در گذر اوس ایک کو ڈھونڈ
بنایا جسنے یہ دو نو جہان ہے

۱۰۸	جہان مین ڈھونڈنا کیسا یہ اے ہوش تجھی مین تو ترا جان جہان ہے	۷

ترا جانا صنم حق میں ہمارے اک قیامت ہے
کلیجا پانی ہوتا ہے نہ سکا اپنی آنکھوں کو
یہاں تو جان بلب ہم ہیں خبر تک کچھ نہیں تمکو
کہاں امید وہ باتیں کریں اخلاص کی ہم سے
نہ دیکھوں گر تجھے دم بھر جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں
ہوئی تقصیر کیا ایسی جو ہمپر ہو بہت برہم

قیامت ہے قیامت ہے مصیبت ہے مصیبت ہے
بلا کا سحر ہے ان میں قیامت کی شرارت ہے
بھلا کیا قبلۂ عالم اسی کا نام الفت ہے
جو اک گالی بھی دیدیں تو بڑی انکی عنایت ہے
بلا سے ناگہانی حق میں میرے تیری فرقت ہے
کہ سابق سی نہ الفت ہے نہ ایصاحب عنایت ہے

۱۵	لبوں پر ہوش کا دم ہے ذرا تو رحم فرماؤ کہ اگر دیکھتے ہیں اوسکو ایسی کیا قباحت ہے	۹

کرتے ہیں غضب آپکی آنکھوں کے اشارے
عارض پہ ترے دیکھ کے یہ جلوہ افشاں
ہم سا نہ وفادار کوئی تم کو ملیگا
اغیار رہیں پاس مزے لوٹتے ایجان
دل میں مرے یا چشم میں میری کرو مسکن
فریاد ستم حشر میں کیا دل یہ کرے گا
جاتے ہیں جدھر ہم لئے پھرتے ہیں تمہیں کو
کیا مارا اگر شیر کو مارا بھی کسی نے

چھریاں سی پھری جاتی ہیں کلیجے پہ ہمارے
کہتا ہے جہاں دن کو چمکتے ہیں ستارے
معلوم نہیں ہوگا صنم بعد ہمارے
ہم کرتے رہیں دور سے افسوس نظارے
اسمیں رہو یا اوسمیں یہ دو گھر ہیں تمہارے
وہ اسکو ملا لینگے وہاں کرکے اشارے
ہو جلوہ فگن شام و سحر دل میں ہمارے
وہ جانو جوان مرد ہے جو نفس کو مارے

۱۱۰	کب تک کہو اب ہوش کو پامال کروگے جاناں ہیں نئے ناز نئے عشوے تمہارے	۹

دیدہ اسکا غضب ہی آفت ہے
جس سے جانوں پہ آئی آفت ہے
کیا ہے تکرار لے بھی لو دل کو

دیکھو قامت کو تو قیامت ہے
یہی خانہ خراب الفت ہے
مانگتا کون تم سے قیمت ہے

ہمسری اتنی اُسکے گیسو سے
شوق دل کا دو چند کرتے ہو
گالیان دینے کو وہ آتے ہین
ٹکڑے ٹکڑے ہو سنگ کا بھی جگر
وہ جوانی مین کیا غضب ہو گا

آئی اے شام تیری شامت ہے
منہہ چھپانا بھی ایک حکمت ہے
اوج پر آج میری قسمت ہے
ایسی پر درد میری حالت ہے
کمسنی مین تو ایک آفت ہے

۱۱۱	پھر ملیگا نہ تجھکو ایسا کوئی جان دم ہوش کا غنیمت ہے	۹

ہے لبون پر دم مرا آؤ خدا کے واسطے
اب دوپٹہ مُنہ سے سرکاؤ خدا کے واسطے
لب کے بوسے لیتے ہی وہ مجھسے یون کہنے لگے
دیکھ لیگا غیر تو تمکو نظر لگجائیگی
دل رہے کب تک جدائی مین تمہاری غم زدہ
آؤ آؤ پاس بیٹھو ہنس کے کچھ باتین کرو
زلف کو چھیڑا تو ہنس کر مجھسے وہ کہنے لگے
غم کے مارے کردیا ہے تنگ اس دل نے مجھے

رحم کھاؤ دیکھکر جاؤ خدا کے واسطے
پان کھاؤ یون نہ شرماؤ خدا کے واسطے
جا نگر بر فی نہ چکھہ جاؤ خدا کے واسطے
بام پر جانان نہ تم جاؤ خدا کے واسطے
ایک دن تو آکے بہلاؤ خدا کے واسطے
لیکے دل کورے نہ بن جاؤ خدا کے واسطے
تم کو سودا ہے دوا کھاؤ خدا کے واسطے
اپنے دیوانے کو لیجاؤ خدا کے واسطے

ہوش سے کب تک رہو گے اسقدر روٹھے ہوے
غصہ اتنا کیا ہے ملجاؤ خدا کے واسطے

۱۱۲	ریختہ بزبان زنان	۹

پاس سے میرے ہٹو دیکھو مین گالی دونگی
دمنگا شتی یہ نہین خوب جتا دیتی ہون

اب مرا نام نہ لو دیکھو مین گالی دونگی
ہاے اللہ پائی نگرو دیکھو مین گالی دونگی

نا کھہ باتین یہین سنا دونگی نہ چھیڑو مجکو — سرکو یہان سے نہین تو دیکھو مین گالی دونگی

تجھہ بھی غیرت ہو تو عزت کو سنبھالو اپنی — مجکو چھیڑا نکرو دیکھو مین گالی دونگی

چھیڑ کون کتنا ہی تو تم لپٹے چلے جاتے ہو — اتنے بے شرم نہو دیکھو مین گالی دونگی

اپنے مطلب ہی کی کرتے ہو ہنسی مین باتین — یون نہ تم مجھہ سے ہنسو دیکھو مین گالی دونگی

آدمیت سے رہو چھوڑ دو دوپٹہ میرا — پاس عزت کا رکھو دیکھو مین گالی دونگی

مجھہ سے ٹھٹا نکرو ہاتھہ لگاؤ نہ مجھے — آگے جو ہوگا وہ ہو دیکھو مین گالی دونگی

منہ نہ کھلواؤ مرا چھیڑ کے مجکو اے ہوش
تم خفا ہو کہ نہ ہو دیکھو مین گالی دونگی

۱۱۳ — **بیان بیوفائی دنیا** — ۱۱

رفاقت دیگی کب دولت ہماری — چلی جائیگی بس تنہا سواری

نہو مغرور اس دنیا پہ اتنا — رہیگی کب یہ شوکت یہ عماری

سکندر ہے کہان دارا کہان ہے — کدہر ہے اُنکی شانِ تاجداری

رہا قارون نہ قارون کا خزانہ — نہ حکم نادری و شہریاری

خدا بر لائے گر تیری مرادین — غریبون کی تو کر حاجت براری

نہو مغرور مانند عزازیل — بنا ہے خاک سے کر خاکساری

ارے غافل ذرا شرما گنہ سے — جہان تک ہو سکے کر اشکباری

کہ آخر کوچ ہے تیرا یہان سے — نہین رہنے کی تیری دستیاری

عدم کو جا رہے ہین آگے پیچھے — تری بھی آئیگی اک روز باری

لحد مین ڈال دینگے تجکو آخر — کریگا وان نہ تیری کوئی یاری

فنا ہونا ہے سب کو ایک دن ہوش

۱۱۴	فقط باقی رہیگی ذات باری	۷

داشتم زو امید انعامی | ہیچ وت نداد دشنامی
میرساند مرا بجانہٴ گور | آہوے چشم او ہست بہرامی
بے نشانان کوے غلت را | ہمچو عنقاست شہرت نامی
ہست در رقص عاشق بسمل | کن تماشا نشستہ بر بامی
بر مزار شہید چشم صنم | خوش دمیدہ ست نخل بادامی
مردم چشم نرگس کج کلہ ست | ابروے پُر خم ست صمصامی

ہوش ہیہات خون من نشدہ
غازہٴ چہرہٴ گل اندامے

۱۱۵	مخمس وغیرہ	۵

ترجیع بند در عرفان

من عرفہ کے مین ہوا راز سے جسدم محرم | نظر آنے لگا اپنے ہی مین وہ نورِ قدم
غور سے دیکھا تو نکلا وہ قدیمی ہمدم | کیون نہ حیرت سے ہو جاری یہ زبانپر پیہم

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در گوزہ و من تشنہ دہان میگردم

اوٹھ گیا پیش نظر سے جو خودی کا پردا | نظر آنے لگا اوس جان جہان کا جلوا
غش ہوا دیکھ کے دل اوسکے نئے ناز و ادا | حالت وجد مین بے ساختہ یہ پڑھنے لگا

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در گوزہ و من تشنہ دہان میگردم

ڈہونڈہتا پہرتا تہا بازار ون گہر و دشت اکثر
ناگہان بن گیا پانی مین جو پانی گہُل گیا
اصل کا اپنے پتا کچھ نہین پاتا تہا مگر
شعر یہ پڑہنے لگا ہو کے نہایت ششدر

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

دل تہا تاریک شب تار کی مانند اپنا
دل جو روشن ہوا ناگاہ نظر آنے لگا
اسلیئے اوس مین وہ محبوب یگانہ تہا چھپا
جان سے نکلی یہ صدا دیکھ کے جلوہ اوسکا

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در گوزہ و من تشنہ دہان میگردم

موج دریا مین جو اے ہوش نمودار ہوئی
ناگہان بن گئی دریا جو خودی اوسکی مٹی
بولی اپنے مین ہون مین کون کہان سے آئی
ہو کے حیرت زدہ یہ شعر زبان پر لائی

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در گوزہ و من تشنہ دہان میگردم

۱۱۶ مخمس ۱۷

ای خسرو عالی ہمم وی غیرت دارا و جم
گردون خیم انجم خدم جوزا حشم برجیس دم
صدر عرب فخر عجم بدر شرف مہر کرم
کی میشود وصفت رقم دو پارہ شد اینک قلم
رویش شدہ از شرم نم افگندہ سر را لاجرم

تا ذات تو منصور شد بدخواہ تو مقہور شد
فیضان تو مشہور شد در ہر طرف مذکور شد
رنجور شد معذور شد مجبور شد مفرور شد
از تو جہان پر نور شد معمور شد مسرور شد
ممنون تو جمہور شد ہم دور شد جور و ستم

از نام تو دولت رسد صولت رسد نصرت رسد
از روی تو فرحت رسد نعمت رسد رحمت رسد

از لطف تو عزت رسد همت رسد قوت رسد — نکبت رود برکت رسد محنت رود راحت رسد

عسرت رود عشرت رسد یعنی رود رنج والم

بر تو فدا خویشان کنم یا این تن بیجان کنم — یا این دل حیران کنم یا بی تکلف جان کنم

یا دولت و سامان کنم زینها چه من قربان کنم — ارشاد کن تا آن کنم خوش طاعت فرمان کنم

بر خویشتن احسان کنم بر بخت خود نازان شوم

مثل تو دریا دل کجا آسان کن مشکل کجا — بخشنده سائل کجا عالم کجا عامل کجا

مقبل کجا باسل کجا قابل کجا کامل کجا — فاضل کجا عاقل کجا عادل کجا باذل کجا

غیر ترا حاصل کجا این خوی خوش این فضل هم

تو کیستی ای آسمان کن حال خود آخر عیان — هر جا که می باشم روان هستی چرا با من دوان

زینجا برو ای مهربان سایه فگن بر دیگران — پشت و پناهم هست آن کاندر جهان یکقدردان

مثلش نباشد بیگمان در ظل الطافش خوشم

گشتم درین کون و مکان بسیار جستم در جهان — مثلت ندید قدردان مثلت ندیدم مهربان

شاهد برین ذکر و بیان حاضر دو مردم هر زمان — پرسی چو از ایشان نشان دارند در چشم مکان

هم بهر تصدیقت بر آن موجودم ار گیری قسم

از فتنه انگیزان چه غم از دشمنان جان چه غم — از جمله بدخواهان چه غم باشم چه بیسامان چه غم

گر کس نشد پرسان چه غم مشکل نشد آسان چه غم — از نکبت و حرمان چه غم از گردش دوران چه غم

هم زین چه غم هم زان چه غم هرگه که هستی سرورم

من خادم آن حضرتم عالی بر آمد نسبتم — هر کس کند زان عزتم فوق السما شد رتبتم

جم جاه و دارا رتبتم شکر خدا خوش قسمتم — من فیض یاب خدمتم در عیشم و در راحتم

باشد برات دولتم خاک در آن محترم

ای پیشوا ای مقتدا مثلت کجا زیر سما — شاید شمیم جانفزا از خلق تو باد صبا

بُرده سوی گلزارها گل شد معطّر جابجا — پرخوی نیکت مرحبا صدمرحبا صلّ علی

مدّاح تو صبح و مسا اهل عرب اهل عجم

خاک رهت سرتا بپا آخرم شدم شکرِ خدا — زان رتبه شد برترمرا بردوش بنشاند صبا

گاهی بَرَد سوی سما گاهی نماید باغها — سیری کنم صبح و مسا اکنون ز لطفِ کبریا

هست این تمنا این رجا کافتم به پیش آن قدم

عهدِ تو عهدِ داد شد گم ناله و فریاد شد — ظالم به غم همزاد شد از خانمان برباد شد

این سرزمین بغداد شد از تو جهان آباد شد — از درد و رنج آزاد خلق خدا دل شاد شد

باهم مبارکباد شد کامد شهِ صاحب کرم

از جمله عالم برتری در فضل و در دانشوری — شاه عدالت گستری سردار عالم پروری

ذیشان و والا گوهری ذی قدر و صاحب افسری — ذی جوهری نیک اختری خوش منظری خوش سروری

خوش کرد بختم یاوری کین آستان را یافتم

ای خسرو عالی گهر مدحت کنم شام و سحر — جز تو ندارم کس دگر از رحم کن سویم گذر

حالِ پریشانم نگر تا چند گردم در بدر — شد خسته جان زخمی جگر حاصل نشد مقصد مگر

از لطف فرما یک نظر تا دور گردد رنج و غم

ای سرور مسندنشین بهر خدا سویم ببین — تا چند باشم این چنین آفت کنش چرخ برین

با رنج و محنت همقرین افسرده دل اندوهگین — حیرت کنند اهل زمین وابسته ات باشد حزین

آخر بحال کمترین رحمی کن ای عالی همم

لطفت کرم من یابنده ام پربخت خود نازنده ام — سر بر فلک ساینده ام من بنده ام تا زنده ام

در بندگی پاینده ام خوشنودیت خواهنده ام — تا جان به تن دارنده ام مالک ترا دانندهام

مدحت ز دل خواننده ام آقا فاناؤ منبدم

ای هوشمند رواند جهان را زبان گردوان — این مژده عالم را رسان مخلوق را کن شادمان

گنا مدرشہ امن و امان صاحب مروت قدردان
ہم چارۂ بیچارگان ہم فیض بخش بیکسان
از قصد قلم شادی کنان ہرگہ کند وصفش رقم

۱۱۷ — **مخمس بر غزل اسیر صاحب** — ۷

جس بحر مین فراق کی لکھی دلیل ہے
جس بحر مین کہ زلف کا ذکر جمیل ہے
جس بحر مین اس آہ کی کچھہ قال و قیل ہے
جس بحر مین کہ وصف قد بیعدیل ہے
بحر خفیف بھی ہے تو بحر طویل ہے

گردن کشی نکر کہ ہے عیش جہان قلیل
کی جسنے سرکشی وہی آخر ہوا ذلیل
فوارہ دیکھنے سے یہہ ثابت ہوئی دلیل
اتنا غرور خوب نہین اے سوار فیل
کچھہ یاد تجبکو قصۂ اصحاب فیل ہے

رو گر کہا مگر نہ ملا بوسۂ حبیب
دل تک دیا مگر نہ ملا بوسۂ حبیب
قربان ہوا مگر نہ ملا بوسۂ حبیب
سائل رہا مگر نہ ملا بوسۂ حبیب
گویا کہ گنج حسن بھی مال بخیل ہے

طرآری مین ہے طرۂ طرار یار طاق
کیجے جو اوسکی شرح نہین ہے یہ کچھہ مذاق
دل کھوے جسکو اوس سے ہو ملنے کا اتفاق
او سکے بیان کو چاہیے طول شب فراق
زلف سیاہ یار کا قصہ طویل ہے

طوفان غم اوٹھاتا ہے موجون کا قافلہ
رہ فنا دکھاتا ہے موجون کا قافلہ
عبرت ہمین دلاتا ہے موجون کا قافلہ
ملک عدم کو جاتا ہے موجون کا قافلہ
دریا مین جو حباب ہے کوس رحیل ہے

ہے لب مین تیرے معجزۂ حضرت مسیح
پھر تجھہ سے کم نہ کیون ہو بھلا شہرت مسیح
اسمین تو پائی جاتی ہے سب سیرت مسیح
مردون کو زندہ کرتا ہے تو صورت مسیح

صحبت او سے نصیب جو تیر العلیل ہے

طوبی کی طرح قد نمایان ہے اے اسیر
گر کے نظارہ ہوش بھی حیران ہے اے اسیر
رخسار حور روضۂ رضوان ہے اے اسیر
گلزار خلد کوچۂ جانان ہے اے اسیر
روئے وہان جو آنکھ وہی سلسبیل ہے

۱۱۸ مخمس بر غزل شہید صاحب

خوشنما گل ہی نہ دلچسپ اسقدر گلزار ہے
طرفہ زرین بال شاہین مہر پر انوار ہے
دید کے قابل تماشا دیکھ اے دلدار ہے
آسمان نیلہ کبوتر ماہ نو منقار ہے
نسر طایر بال و پر کھولے ہوے طیار ہے

کچھ اثر اپنا دوا کوئی دکھانے کی نہین
چھوڑکر مجھکو یہ بیماری تو جانے کی نہین
جان درد عشق سے آرام پانیکی نہین
یہان مسیحا تیری حکمت کام آنیکی نہین
وہ نہین بچتا محبت کا جسے آزار ہے

آہ آتشبار سے آگ تھوڑی طفل اشک
آنکھ گھر ہے صاحب خانہ ہے پتلی طفل اشک
جا کے پہونچا صاحب خانہ کو گرمی طفل اشک
چشم تر کو چاہیے مژگان کی ٹٹی طفل اشک
موسم بارش ہے گھر مین آرہی بوچھار ہے

جب سے ہے شبنم کی کرتی کا پہناوا پسند
جوش وحشت مین ہوئی ہی حالت مستان پسند
پھاڑنا ہمکو ہوا ہے جیب و ردامان پسند
کسوت عریان تنی شبنم صفت ہی یان پسند
جامہ گل کا گیا ہے اور غنچہ کی کیا دستار ہے

دیکھیے کس کس کو بزم ناز مین بیخود کرے
اسطرح مین مست رہتا ہون اب زبان خلق سے
دیدۂ مخمور سے ڈرتا ہون اے ساقی ترے
ہے ترا خال سیہ گوشے مین چشم مست کے
میکدے مین پی کے مے زنگی بچہ سرشار ہے

عمر آخر ہو گئی یاں دیکھتے تیری ہی راہ
دیکھ مجھ سے بعد مردن بھی چھٹی تیری نہ چاہ
کیا کسی سے یوں ہی کرتے ہیں محبت میں نباہ
لوح آئینہ سر تربت پہ میری ہے گواہ
مر گیا ہوں پر تصور میں ترا رخسار ہے

ایک نکتہ ہم نے سیکھا ہے یہاں سے ای شہید
کہہ رہا تھا ہوش کل اک راز داں سے اے شہید
ہے زبان قاصر مگر اسکے بیاں سے اے شہید
گر قناعت ہو تو اسباب جہاں سے اے شہید
ہم جو کچھ درکار رکھتے ہیں نہیں درکار ہے

مخمس

١١٩ ٥

کیا چمن کی سیر میں مصروف ای دلدار ہے
روتے ہیں دشمن بھی ایسا اسکا حال زار ہے
جان بلب یاں نرگس بیمار کا بیمار ہے
آنکھ چھت سے لگ گئی ہے زندگی دشوار ہے
جلد آ کر دیکھ لے یہ آخری دیدار ہے

ڈالتے ہیں یہ گلے میں لا کے گنڈا کسلیے
گرد میرے آ کے بیٹھے ہیں اطبا کس لیے
آسمان سے آ رہے ہیں آج عیسی کس لیے
ہو رہی ہے اس قدر فکر مداوا کسلیے
وہ بھی بچتا ہے کہیں الفت کا جو بیمار ہے

تم نہ پوچھو تو بھلا اے مہرباں جائیں کہاں
خستہ جان و بیکس و بیخانماں جائیں کہاں
داغ الفت لیکے اب ہم ناتواں جائیں کہاں
در تمہارا چھوڑ کر جائیں کہاں جائیں کہاں
ہیں گرفتار محبت رحم یاں درکار ہے

ان بتاں سنگدل کو رحم کچھ آتا نہیں
مہر و الفت ان میں تھوڑی بھی خدا نے دی نہیں
جان دیتے ہیں ہزاروں پر انہیں پروا نہیں
ظلم تو ایسا کسی نے آج تک دیکھا نہیں
کیسے ہیں یہ لوگ یارب کیسا یہ دربار ہے

ہوش سب میں ہو گیا رسوا تمہارے واسطے
سہہ رہا ہے آفتیں کیا کیا تمہارے واسطے

سب لٹایا مال و زر اپنا تمہارے واسطے — جان کی بھی کچھ نہ کی پروا تمہارے واسطے

لیکن اوسکی قدر تمکو کب مرے دلدار ہے

۱۲۰ مسدس در افسانہ احمق ۱۷

نیا ایک احمق کا افسانہ ہے یہ — جسے لوگ کہتے تھے دیوانہ ہے یہ
کسیکی زبان پر تھا ستانہ ہے یہ — کوئی کہتا انسان اصلا نہ ہے یہ

نہ عالم نہ فاضل نہ فرزانہ ہے یہ
ہر اک بات سے آہ بیگانہ ہے یہ

مگر وہ یہ کہتا تھا ہم بھی ہین نادر — گیا حق سے نہ ہر علم و فن مین ہے ماہر
جہان پر کمالات اپنے ہین ظاہر — ہماری ہے اک خلق مداح و ذاکر

خردمند جالنوز مانے مین ہم ہین
فلاطون مانوز مانے مین ہم ہین

غرض ایک دن وہ چلا ساس کے گھر — یہ چلنا تھا جیسے چلے کوئی بندر
کبھی تن کے چلتا تھا مونچھون کو ملکر — کبھی جاتا تھا ہاتھ رکھکر کمر پر

اکڑتا تھا اپنے مین ایسا کبھو وہ
کہ بن جاتا کتے کی دم ہو بہو وہ

کمر کو کبھی اپنی لچکاتا جاتا — کبھی مسکرا کر بھوون کو چڑھاتا
کبھی ناز سے بازوون کو ہلاتا — خوشی سے نہ اپنے مین وہ تھا سماتا

اگر چلتا چلتا ٹھہرتا کہین وہ
تو چلا کے پڑھتا غزل یہ وہین وہ

غزل

مین وہ شیر ہون جبکہ گیدڑ کو پاؤن
بہت تیر چھپ چھپ کے اوسپر لگاؤن

مین رستم ہون ایسا کہ گرجی مین آئے
بتاسے کا پتھر سے کونا اوڑاؤن

بھلا سامنے اپنے مچھر تو آئے
کہ دس دن مین ململ کے جوڑا بناؤن

کرون پا پڑون کو مین لاٹھی سے ٹکڑے
سر دست طاقت جو اپنی دکھاؤن

ہے کیا چیز مور ضعیف اپنے آگے
مَرے دس نخ لالون سے وہ تو جلاؤن

جو لڑنے کو خم ٹھونک کر مین کھڑا ہون
تو پسّو کو دن بھر مین لڑکر بھگاؤن

مین وہ غصہ رکھتا ہون مکھی جو بیٹھے
چھری ناک پر اپنی جھپٹ ہٹ پھراؤن

کوئی پہلوان ہوگا مجھ سا جہان مین
کہ خشخاش کا دانہ سر تک اُٹھاؤن

ابھی ناچے لکڑے کے بل دیکھو مکڑی
گمک پر مین اپنی کسیکو جو پاؤن

وہ اِس دھن مین پھرنے لگا گھر کے اطراف
مگر سمجھے کو سون نکل آگیا صاف

جو بھوکا ہوا اپنا بھولا وہ سب لاف
کبھی پیٹ ملنے لگا اور کبھی ناف

کہا دل مین یہان کوئی اپنا نہین ہے
اگر بھیک مانگین ڈر اصلا نہین ہے

مگر تھا مقرر وہ الّو کا پٹھا
نظر ہر طرف کرکے اسطرح بولا

گیا ایک در پر اچھلتا اچکتا
الٰہی یہہ نادر تماشا ہے کیسا

نمونہ ہے گھر کا ہمارے یہہ گھر تو
یہ شہر اپنے ہی شہر سا ہے جو دیکھو

وہ سائل ہوا وان کہ اس ہو وطن کو
دی آواز باندی نے سائین جی ٹھہرو

جو حاضر ہو اللہ کے نام پر دو
ابھی کھانا لاتی ہون دم تو ذرا لو

غرض لائی باندی جو کچھ روٹی سالن
دہین بیٹھا کھانے کو لیکر وہ برتن

نظر کرکے باندی پہ ششدر رہا وہ　　بڑے سوچ مین فکر مین پڑ گیا وہ
حماقت مین حیوان مطلق جو تھا وہ　　بہت غور کرکے یہ کہنے لگا وہ

جو باندی ہے یان اپنی باندی ہی سی ہے
تماشے سے ایسے تو حیرت ہوئی ہے

جو باندی نے دیکھی میانکی یہ حالت　　کہ بے تاب ہین بھوک سے بے نہایت
لگاتے ہین ہتے یہ ہتے وہ حضرت　　کہ سکا نہ اندیشہ ہے کچھ نہ غیرت

خبر دی یہ فی الفور بی بی کو جاکر
میان بیٹھے ہین دیکھ لو چلکے در پر

اوسے دیکھ کر بولی بی بی کہ مجنون　　تجھے مسخرہ یا مین دیوانہ سمجھون
ادھر اگر ترے تکے چیلون کو بانٹون　　یہ کیا ہے حماقت ارے تجکو کھاؤن

مین بی بی ہون تیری یہ باندی یہ گھر ہے
نہین جانتا تو موے بے خبر ہے

گیا گھر مین القصہ شرمندہ ہو کر　　ٹھہر کر ذرا پھر چلا ساس کے گھر
جو نیند آئی رہ مین گیا اک کوئین پر　　وہان سو یا رکھ کر کنارے پہ وہ سر

جو اک ٹوپی اطلس کی تھی سر پہ اسکے
گری باؤلی مین وہ اوڑ کر ہوا سے

اوٹھا سو کے جب بیوقوفون کا وہ شاہ　　خوشی سے چلا ننگے سر کاٹتا راہ
برہنہ سر ہی سے نہ تھا ہی آگاہ　　گیا ساس کے گھر مین گھس کر جو ناگاہ

اوسے دیکھکر ساس نے دل مین ٹھانی
یہ ہے میری بیٹی کے غم کی نشانی

لگے سب کے سب رونے آکر بہم ملکر　　پٹکتا تھا سر اپنا کوئی زمین پر

کوئی مارتا اپنے سینہ پہ پتھر | غرض تھا بپا وان عجب شور محشر

یہ تھی درد سے آہ و لزاری کسیکی
کلیجہ نکلتا ہے تھامو تو کوئی

کوئی کہہ رہا تھا ہماری لاڈلی ہائے | تو کیا ایک دو دن مین چٹ پٹ ہوئی ہائے
وہ کس طرح صورت نظر آئیگی ہائے | غضب ہے کہ تو خاک مین سو گئی ہائے

ادہر گھر مین ماتم یہی ہو رہا تھا
ادہر سب کا منہ تاکتا یہ کھڑا تھا

غرض رو کے اوس سے یہ پوچھا کسی نے | کہ گھر مین ہوا ماجرا کیا ہے کیسے
کہا جو ہین چھوٹے بڑے گھر مین میرے | ہین اسوقت تک سب کے سب خیریت سے

نہایت ہی جلدی سے لکھا ہون دیکھو
مع الخیر مین چھوڑ آیا ہون سبکو

وہ بولے ہو سر ننگے پھر کس لیئے تم | یہ سنکر ہوا دنگ الو کی وہ دم
رکھا ہاتھ سر پر تو ٹوپی تھی وان گم | لگا کہنے کر کے نہایت تبسم

کہین راستے مین نہ گر پڑی ہے
کہون کیا مین بی بی کو فکر اب بڑی ہے

اب اے ہوش احمق کا مذکور کب تک | کرو گے یہ افسانہ مشہور کب تک
جہان کو ہنسانا ہے منظور کب تک | نتیجہ رہے اسکا مستور کب تک

کہو سب سے نادان کو جا تو بلا ہے
حذر جسکے سایہ سے کرنا بھلا ہے

قطعات و رباعیات

عیدی ہای ہندی

عید رمضان

۱۲۱ — ۳

آج عید الفطر ہے رونق فزا
بادشاہ ہفت کشور آپ ہون
جلوہ گر ہی آج عید الفطر خوش ہین خاص و عام
وقت ہی یہ نیک دل سے ہی یہی میری دعا
گیا خیر و خوبی سے ماہ صیام
ہمیشہ رہو خرم و کامیاب

ہو مبارک آپ کو اے باسخا
روز و شب ہے اب یہی میری دعا
منقضی باخیر و خوبی ہوگیا ماہ صیام
فضل حق سے آپ ہین سلطان ہند و روم و شام
ہوے عید آنے سے خوش خاص و عام
یہی ہوش کی ہی دعا صبح و شام

عید قربان

۱۴۲ — ۴

عید قربان ہے آج جلوہ فزا
علم و دولت سے کامیاب رہو
ہوئی عید قربان عیان تو مبارک
ہو تم عمر سے بہرہ ور ہم ہون تم سے
عید قربان ہے عدو کو شوق سے قربان کرو
بارگاہ کبریا مین ہے یہی میری دعا
عید قربان آئی شکر کردگار
ماہ نو ہے کب فلک پر جلوہ گر

ہو مبارک تمہین بفضل خدا
ہوش استاد کی یہی ہے دعا
سرور جہان سب تمہین ہو مبارک
وہ تم کو مبارک یہ ہم کو مبارک
خیر خواہون پر نظر الطاف کی دایم رکھو
تم ہمیشہ باغ دنیا مین خوش و خرم رہو
ہو مبارک آپ کو اے باوقار
آپ کی ہے یہ تو تیغ آبدار

۹	عید شعبان	[illegible] ۱

آئی شب برات منور جہان ہوا
لائے کو آپ کے لئے مہتاب ماہ کی

عید شعبان کی ہوئی جلوہ فزائی دیکھو
شہر سے گلریز گئے تو پھول جھڑ جاتے ہین

عید شعبان آئی ہے گوہر فشان ہی پھلجھڑی
ہے تماشے کیلئے مہتاب مہ کوکب انار

عید شعبان آئی خرم زمرۂ احباب ہے
کہتا ہے شب کو آسمان پر ماہ تابان جلوہ گر

عید شعبان جو خوشی ساتھہ ہی لیکر نکلی
دشمنون کو ہمہ تن آگ لگانے کیلئے

عید شعبان آئی بہر دستان خیر خواہ
آسمان کہتا ہے تماشا گاہ مخلوقات ہے

عید شعبان جو آج آئی ہے
ہے کسی جا تو درفشان گلریز

عید شعبان آئی ہے ہشیار ہو
تمکو سو تن دے رہی ہے دعا

آئی شب برات خوشی کا مقام ہے
یکتائے عصر علم مین تمکو خدا کرے

وہ پھلجھڑی چھٹی کہ چمن ہر مکان ہوا
گردون پہ چوبدار ہوائی روان ہوا

شادیانے وہ بجاتی ہوئی آئی دیکھو
ہاتھ خوش ہو کے ہلاتی ہے ہوائی دیکھو

دوستونکی مداح خوانی کو زبان ہے پھلجھڑی
آسمان ہی تارہ منڈل کہکشان ہے پھلجھڑی

پھلجھڑی سے جلوہ گر سلک دُر نایاب ہے
اے سپہر فضل یہ تو آپکی مہتاب ہے

گہر سے ہنستی ہوئی گلریز بھی باہر نکلی
ڈھونڈتی ڈھونڈتی اے ہوش چھچوندر نکلی

کیا ہوائی چہچہاتی ہے خوشی سے واہ واہ
پھلجھڑی ہے کہکشان تو پھول اسکے مہر و ماہ

خلق نے اک خوشی مچائی ہے
چہچہاتی کہین ہوائی ہے

اک نظر اب جانب گلزار ہو
نخل سے دولت کے برخوردار ہو

لو تم یہ فضل حضرت باری مدام ہے
اب التجائے ہوش یہی صبح و شام ہے

۱۲۴	عیدی های فارسی عید رمضان	۱۵

عید رمضان بر تو مبارک باشد
من از تو تو از عمر تمتع گیری
عید رمضان ست و دهان شیرین است
از بسکه بمدح تو سخن میگویند
عید رمضان آمد باشی دل شاد
هر جا که نشینی و بهر جا که روی
عید رمضان آمده هنگام سرورست
از بهر ترقی کمالات و حیاتت
عید رمضان آمده خورسند جهان است
هستیم دعاگوی درازی حیاتت
عید رمضان ست دعا باید کرد
تا عمر و کمال تو ترقی یابد
عید رمضان ست دولت باشد شاد
در مدح و دعای تو زبان مصروفست
رمضان رفت و عید آمده است
در حق تو پی دعا بر من
بخیر شد رمضان رسید عید سعید

شاهی جهان بر تو مبارک باشد
این بر من و آن بر تو مبارک باشد
از شیر و شکر کام و زبان شیرین است
زان رو دهن اهل جهان شیرین است
گر هست همین ست دعای استاد
دادار بهر حال نگهبان تو باد
بر روی جهان بین چه تجلا و چه نورست
این وقت قبول ست دعا نیز ضرورست
ممنون تو مداح تو هر پیر و جوان است
گر ورد زبانست همین ورد زبانست
از بهر تو هر صبح و مسا باید کرد
سجدات بدرگاه خدا باید کرد
هم خانهٔ تو باد ز نعمت آباد
امروز بآن شیر و شکر باید داد
وه چه وقت سعید آمده است
حکم از دل شدید آمده است
بشب فدای تو مه شد بروز شد خورشید

گذر بکن بجهان سوی آسمان بنگر
باز عید الفطر در کون و مکان رونق فزاست
بخت تو بیدار آمد شاد باش و شاد باش
مبارک بر تو عید الفطر ای بحر سخا باشد
بهر حال و بهر جای و بهر کار و بهر ساعت
بیا دامن کشان ای جان استاد
چو نام نامیت یاور علی هست
ماه صیام رفت و رسیدست عید باز
یاور علی ترا و نگهبان خدا بود
باز عید الفطر شد فرحت ده هر خاص عام
هست هنگام سعید و میکنم از دل دعا
همچو عید الفطر ای بحر سخا
ده چه خوش نام ست وقت گفتنش

بی ادای سلامت چه سان هلال خمید
بهر طول عمر تو در سجده مخلوق خدا هست
شد ترا یاور علی کو جانشین مصطفی است
بحق مصطفی باشد بفضل مرتضی باشد
ترا یاور علی باشد نبی باشد خدا باشد
که عید الفطر آمد شاد شو شاد
ترا یاور علی شاه نجف باد
عالم خوش هست شکر خداوند کارساز
هست این دعای هوش بدرگاه بی نیاز
هم شده با خیر و خوبی منقضی ماه صیام
یاور یاور علی حضرت علی باشد مدام
یافت شهرت نام نیکت جا بجا
میشود یاور وصی مصطفی

١٢٥ عید قربان ١٢

عید قربان بجهان جلوه فزا شد خوش باش
شادی عیش جهان جمله بنامت دادند
خوش آمده باز عید قربان بجهان
تو جان جهان آمده زان خواهم
عید قربان بجهان بار دگر کرد ظهور
خواهم از حضرت باری که تو علامه شوی

چرخ گردون همه تن بر تو فدا شد خوش باش
شامل حال تو الطاف خدا شد خوش باش
جانهای جهان باد بفرقت قربان
تا هست جهان باشی به امن سبحان
جا بجا خلق خدا هست نهایت مسرور
عمرت افزون بود و خانه زنعمت معمور

عید قربان رسید و دل شده شاد
بر تو قربان شدن فلک خواهد
عید قربان ترا مبارک باد
بادشاهی هفت ملک جهان
چه خوش شد عید قربان جلوه افزا
تو باشی زنده تا لوح و قلم هست
عید قربان رسیده است ای [illegible]
هست خورسند زمرهٔ احباب
عید قربانست بر تو حاسدت قربان شود
حامی یاور علی شاه نجف باشد ترا
چه خوش عید قربان شده جلوه گر
بکن زندگانی به آسودگی
چو آمد عید قربان دل شده شاد
بهر حال و بهر کار و بهر جا
عید قربان جلوه افزا شد بیا
رحمت حق بر سرت باشد نثار
عید قربان خوش آمد امسال
یار و یاور علی ترا باشد

عیش عالم ترا مبارک باد
منتظر هست تا شود ارشاد
هم خلق خدا مبارک باد
بر تو اسکه با سخا مبارک باد
بباید کرد شکر حق تعالی
شوی در علم و فضل و عقل یکتا
دل اعدا کباب باید کرد
شکر حق بحساب باید کرد
بر سرت صبح و مسا گردون بلاگردان شود
شامل حال تو لطف ایزد سبحان شود
گذر کن بهمه جا تجمل نگر
خدا هست یاور علی راهبر
مبارک باشدت ای جان اوستاد
ترا یاور علی مشکل کشا باد
تا کنم جان جهان بر تو فدا
هم بود یاور علی شیر خدا
دوست خوش دشمنت شود پامال
بهمه حال ای خجسته خصال

۴۲	مدحیه مع دعا و مدعا	۱۲۶

دلهای خلق خلق تو تسخیر میکند | تسخیر ملک گردم شمشیر میکند

در حضرت تو ماه سیاهه نویس هست
ای دل برای دولت و زر میدوی مدو
ممدوح تست فیض رسان جهانیان
از دیاد دولت بی بیم باد
روز ماه و ماه و سال و سال و قرن
الله الله رتبه والای تو
پیش عقلت کی فلاطون دم زند
بملک فیض بخشی شهریاری
به عقل و عدل و فضل و بذل و اخلاق
بارک الله خوشت آمد نام والاحباب
جان خود را بر تو یا بر خلق تو قربان کنم
بدانکس ترا کرد از دگر است
جهانی بگشتم ندیدم نظیرت
یکتای عصر ذات ترا کرد ذوالجلال
از بسکه جمله خلق ز خلق خوشت خوشند
تا جهان هست بنده پرور باش
بسکه مشکلکشا و دادگری
کسی چون تو محسن کجا دیده باشد
بباید که او در پناه تو آید
بخت و دولت ترا همایون باد
در حقت این دعا کنم دائم

خورشید روز نامچه تحریر میکند
در سایه هما تو اگر میدوی مرو
غمگین ز بی زری تو چرا میشوی مشو
گر بگیری سنگریزه سیم باد
عمرت افزون حسب این تقسیم باد
آسمان خم شد که بوسد پای تو
آفرین هر کس کند برای تو
تو کی در مفلسی کس را گذاری
تکلف برطرف ثانی نداری
هم همایونست ذات لطف فرمای جناب
ظلم گردد چلیست در امر چندین ای جناب
فلاطون چو بودی بنمودی غلامی
بفضل و خردمندی و نیکنامی
در عدل و بذل و فضل و خردمندی و کمال
قربان کنند بر تو دل و جسم و جان و مال
صاحب اقبال و نیک اختر باش
در پناه علی و داور باش
اگر دیده باشد ترا دیده باشد
هر آنکس که چون سما دیده باشد
پایگاهت فزون ز گردون باد
خانه آباد و نعمت افزون باد

هفت کشور زیر فرمانت شود
آشنایش دارند جان و دل بهم
ای ترا من بنده ام تا زنده ام
بر تو یا بر خلق تو قربان کنم
بر تو قربان دل کنم یا جان کنم
در مصیبت دستگیرم بوده
آفرینها میکنند اهل جهان برای تو
پیش تو احوال خود گفتن ندارد احتیاج
تا من آید بخلایق در تو
زر چه باشد که من آرم به نثار
در بارگاه حق که سحر التجا کنم
شرمنده کرده است مرا مفلسی من
خوشا بوقت رسیدی بیا بیا ای هوش
مزید دولت و اقبال و عمر او خواهیم
خاطر تو دایما مسرور باد
نام نیکت ای خداوند جهان
نظیر تو نبود در شرافت و توقیر
خدا کند که ترا شاهی جهان بخشند
از فیض تو دریا به خروش آمده است
پیش تو دم عقل فلاطون چه زند
شخصی چنین که دیده که آخر شنیده است

هر بشر مرهون احسانت شود
هر یکی خواهد که قربانت شود
هر کجا باشم دعاگوینده ام
جان که یک دارم ز دو شرمنده ام
هر چه ارشاد تو باشد آن کنم
کی ادای شکر این احسان کنم
گو فلاطون تا دهد بوسه به دست و پای تو
حال کس مخفی نباشد بر دل دانای تو
داور خلق بود یاور تو
دل و جان باد فدا بر سر تو
بهر مزید دولت و عمرت دعا کنم
دارم نه زر بدست که بر تو فدا کنم
کنیم در حق ممدوح خود دعا ای هوش
که هست سایه لطفش پناه ما ای هوش
خانه از نعمت ترا معمور باد
از زمین تا آسمان مشهور باد
به عدل و بذل و کمال و فراست و تدبیر
بفضل شاه نجف ای امیر ابن امیر
گردون همه تن حلقه بگوش آمده است
آنی که ثنا خوان تو هوش آمده است
کز تو گدا به رتبه شاهی رسیده است

آنکس که وصف حاتم طائی همی کند ... معذور دارش که ترا او ندیده است

بحمد الله که سرداری شفیق و قدردان دارم ... بخلق و عدل و فضل و بذل یکتای جهان دارم

بزیر سایهٔ لطفش پناه آورده ام ای هوش ... چه غم از گردش دوران و جور آسمان دارم

خسروا بر حال زارم رحم کن ... دیگری جز تو ندارم رحم کن

چرخ گردون سخت عاجز کرده است ... خسته جانم دل فگارم رحم کن

بگو ترا برم آخر کجا کجا ای هوش ... شکسته حال تو گویم کرا کرا ای هوش

درین زمانه دل جمله خلق سنگ شده ست ... کدام رحم کند بر تو جز خدا ای هوش

فکر معاش آه تبه کرد حال ما ... گردید جهان ز دیدن رنج و ملال ما

غمخوار بیکسان بتو گویند وین عجب ... این است حال ما و نداری خیال ما

ای که در فهم و فراست تو به از لقمانی ... غیر اظهار همه حال جهان میدانی

هوش در خدمت عالی بصد امید رسید ... زانکه در فیض رسانی تو نداری ثانی

از لطف یک نگاه برین بینوا بکن ... این گر نمی کنی سرم از تن جدا بکن

جانم بلب رسید و بلب نان نمی رسد ... خونم بریز و از غم روزی رها بکن

دلم داند که من خوردم پی روزی چه غم بیهم ... خدا داند چه آفتها که اکنون میکشم هر دم

مرا الطاف و اخلاقت به عالم زنده می دارد ... وگرنه از تهی دستم یقین میدان که می مردم

شها در تو کجا و من غریب کجا ... رسم به پیش قدم آن مرا نصیب کجا

بکن ز لطف نظر بر شکسته حالی من ... وگرنه میروم این درد از طبیب کجا

مو بمو مرهون احسان توام ... هر کجا باشم ثناخوان توام

هیچ پروای نمی دارم زکس ... زانکه مشهور از بلایان توام

تا جهانست در جهان باشی ... لطف فرما بیکسان باشی

میکند هوش این دعا دایم ... شاد باشی و کامران باشی

سرور صاحب کرم آمد جهان را مژده باد
قدردان و بنده پرور حاکم دوران شده

مدح تو یا دعای تو ورد زبان کنم
بر حال من اگر ز تلطف کنی نظر

غیر از تو بکس هوس سر و کار ندارد
خاک کف پای تو بهای دل او هست

گدایانه بپیشت صدا میکنم
چه فکر ست گزر ندارم بدست

ای مظهر کمال بفضل خدا ترا
هر جا و هر زمان و بهر کار و بار تو

بسکه عهد تو عهد انصاف ست
هر ذره را که خشک لب یابد

بدادم رس که هستی حاکم وقت
به پیشت ظلم این ظالم چه گویم

از شهان ست کشور آرائی
ملک آباد می کنند آنها

گر ببخشی عین لطف است ورنه بخشی جبر نیست
زنده باشم تا درین دار فنا از حکم حق

درین دنیا نظیرت صاحب فیض
کند کی ابر چون تو در فشانی

کم سنان را تهنیت پیر و جوان را مژده باد
تهنیت اهل هنر را بیکسان را مژده باد

شاها بگو که هر چه تو گوئی همان کنم
پروا کجا ز اهل جهان و زمان کنم

جز ذات تو غمخوار و مددگار ندارد
میخواهی اگر گیر که انکار ندارد

تو خوش باش دائم دعا میکنم
بفرقت دل و جان فدا میکنم

مشکل کشا و حافظ و یاور علی بود
پشت و پناه و ضامن و رهبر علی بود

ظلم کردن کسی نمیدانند
باده شیر شیر نوشانند

خلاصم ده ز دست چرخ بدمست
ز نان و پارچه محتاج گردست

دل مخلوق از تو آمد شاد
تو کنی خانه خدا آباد

بنده هستم در همه حالت دعاگوی توام
من ثناخوان توام هر دم رضاجوی توام

ندیده دیده نشنیده گوشی
چه آرد با تو تاب این خرقه پوشی

۱۲۷ در مذمت عیب جوئی و خودپسندی و فتنه انگیزی ۹

این دهر پر از کبر و عداوت میدان — اخفای کمال عین حکمت میدان
امید ثنا ز اهل دنیا تو مدار — گر عیب نجویند غنیمت میدان
دانی که چرا مخلوق خدا میجوید — هر چیز که خوبست و صفا می جوید
ای هوش ز عقل عیب جو حیرانم — این عربده جو عیب چرا میجوید
بی کمالی مدعی ببینید — عیب جوید هنر نمی جوید
چیست خوفش که ذره نادانست — سنگ جوید گهر نمی جوید
میکنی ظاهر تو عیب دیگران — هم بذات خویش گوئی عیب نیست
غور کن راه غلط پیموده — خود بغیر با عیب جوئی عیب نیست
یابی چو درین نامه خطا عیب مکن — بی عیب بود ذات خدا عیب مکن
از جانب حق دان تو همه خوب و خراب — میداری اگر عقل رسا عیب مکن
ای زراه لطف بین این نامه را انصاف کن — روز و شب خون جگر خوردم چها انصاف کن
من بسی زحمت کشیدم عیب جوئی تو کنی — این چه انصاف است ای مرد خدا انصاف کن
ای هوش بیا سوی بشر کن تو گذر — گو هست چسان در پی ایصال ضرر
کارش که همه شر و فساد آمده است — نامش بهمین وجه نهادند بشر
دل منه بحق هوش ز دنیا بگذر — کز دهر نیابی تو بجز رنج دگر
با خلق اگر سابقه میداری — هشیار که آماده به شر هست بشر

۱۲۸ در مذمت ظلم و بی اتفاقی ۸

نشان مهر و وفا نیست در زمانهٔ ما — بنال ای دل نالان که جای فریاد است

هر طرف طرار و شوخ و لسانست
لکم سخن را کسی نمی پرسد
این همه رنج بی خلق کشیدی ای هوش
صبر کن تا به ثوابی برسی عقبی
عبرت توان گرفت چه این دور آخریست
اهل هنر ذلیل و عزیز است بی کمال
کس نمی پرسد هنر را قدردانان را چه شد
هوش سرگردان بر حالش کسی غمخوار نیست
ای هوش درین رنج و ملالت کس نیست
تو خاک چو اکسیر شدی در ره علم
کس نه پرسد کمال را ای هوش
دفتر علم و فضل باید سوخت
لیکن ظاهر کمال خود تو ای هوش
ز خود بینان مدار امید مدحی
سخنت بفکر آمدی از هوش حیف
رحم بر حالش نیامد در دلت

در خلایق عزیز چون جانست
گرچه او بی نظیر دورانست
قدردانی ز جهان هیچ ندیدی ای هوش
غم مخور گر بمرادی نرسیدی ای هوش
خوار است هر شریف نه پرسد کسی که کیست
افسوس بر زمانه که مردم شناس نیست
حق پسندان و هنرمندان دوران را چه شد
آه هشیاران کجا رفتند ایشان را چه شد
افسوس که غمخوار بحالت کس نیست
ای وای که پرسان کمالت کس نیست
دم مزن وقت نکته رانی نیست
که درین عصر قدردانی نیست
زمانه دشمن اهل کمال است
اگر داری محالست و خیال است
قدر دانا قدردانی این بنود
مهربانا مهربانی این بنود

۱ ۳۰	در صبر و قناعت	۲

گر مرادت بر نیاید هیچ در دل غم مخور
می نماند دهر دوران دایماً بر یک روش
سود ندهد رنج کشتی بهر معیشت

رفته رفته میشود مقصود حاصل غم مخور
عاقبت اندیش باش ای مرد عاقل غم مخور
تا زیست بود بغم و بفکر توان زیست

گر صبر کنی ور نکنی ای دل بے صبر		رزاق بہر حال رساند کہ روزیست

خاتمۂ کتاب

شکر محبوب یکتا و سپاس شاہد بے ہمتا کہ دیوان ہوش تاریخ ٥ ربیع الاول سنہ ١٣٧٧ ہجری مین تصنیف ہو کر اختتام کو پہونچا دل یک لخت فکر مضمون تراشی سے فارغ ہوا۔ اس مین کہ سراسر جوش عشق بازی ہے عارفون کو حقیقی ظاہر بینون کو مجازی ہے۔ الحق حسینون سے روگردانی زیبا نہین اصلا جائز نہین ہرگز روا نہین صاحبو انہین مین وہ جان جہان چھپا ہے دیکھو تو در پردہ کس ادا سے جلوہ دکھا رہا ہے مگر یہہ رمز وہی پاتا ہے جسکے پیش نظر سے دوئی کا پردہ اوٹھ جاتا ہے نظم عشق مین جب ہو گیا انسان فنا ✲ ایک دیکھا ایک جانا اک کہا ✲ یعلم اللہ مذہب عشاق مین احولی ہے ایک کو دو دیکھنا قطعہ ہر اک حسین کا ہوش نظارہ کر دچلو ✲ تو ہر قدم ہین کے یہ آیا لباس ہے ✲ موج و حباب و قطرہ جدا کب ہین بحر سے ✲ کس سے کہون یہہ راز کہان حق شناس ہے۔

خاتمۃ الطبع

المنۃ للہ کہ الحمد للہ نسخہ نایاب لاجواب سرمایہ ذوق و شوق خاص و عام دیوان ہوش نام طبعزاد حضرت مولانا مولوی مرزا عبد اللہ بیگ صاحب قبلہ **ہوش** باہتمام جناب سید احمد صاحب مہتمم و مالک مطبع نیاز دکن واقع بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن بتاریخ ٢٥ ذیقعدہ سنہ ١٣١٠ ہجری چھپ کر مقبول خاص و عام ہوا۔

تمت